## مدینۃ المسیح

۱۷ ستمبر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صاحبزادگان شملہ سے واپس آئے ؀

۱۸ ستمبر- میاں جیون بٹ صاحب امرتسری کا قادیان میں انتقال ہُوا۔ مرحوم مولوی سیّد محمد سرور شاہ صاحب کے خسر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی خدام میں سے تھے احباب دعائے مغفرت فرمائیں ؀

جناب مولوی عبد الغنی صاحب ناظر بیت المال رخصت سے واپس آ گئے ہیں ؀

گذشتہ پرچہ میں لوکل انجمن کے متعلق لکھا گیا تھا۔ کہ غیر کارکن اصحاب کا چندہ خاص اور چندہ جلسہ سالانہ ماہ ستمبر داخل ہو گیا ہے۔ مگر اب معلوم ہُوا ہے۔ صرف چندہ خاص داخل ہُوا ہے۔ چندہ جلسہ کے لئے ابھی کوشش ہو رہی ہے ؀

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

### صحابہ کرام کی فضیلت

جن بزرگ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ضعف و ناتوانی اور تنہائی اور غربت کے ایام میں آنجناب کی رفاقت اختیار کی۔ اور اس رفاقت اور اُس ایمان کے پاس کے لئے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں اپنی ریاستوں ملکیتوں سے بے دخل کئے گئے۔ وطن سے نکالے گئے اور اعلاء کلمۂ اسلام کے لئے صدہا مرتبہ اپنے تئیں معرض ہلاکت میں ڈالا۔ اُن کی شان کو جیسا کہ چاہیئے نہ سمجھنا سخت درجہ کی ناانصافی ہے۔ درحقیقت اگر ہم انصاف سے دیکھیں۔ اور عدالت کی نگاہ سے نظر کریں۔ تو ہمیں اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ وہ لوگ اعلیٰ درجہ کے مقدس ہیں۔ ہر ایک شخص کی فضیلت باعتبار اُس کے حسن خدمات، اور ذاتی لیاقتوں کے ہُوا کرتی ہے۔ سو جیسے صحابہ کرام کی فضیلت اس قاعدہ مستمرہ کے رُو سے بپایۂ ثبوت پہونچ گئی ہے۔ کسی اور دوسرے کی فضیلت ہرگز ثابت نہیں ہو سکتی۔ مثلاً امام حسین رضی اللہ عنہ نے جو بھاری نیکی کا کام دنیا میں آکر کیا۔ وُہ صرف اس قدر ہے۔ کہ ایک نابکار دنیادار کے ہاتھ پر اُنہوں نے بیعت نہیں کی۔ اور اسی کشاکش کی وجہ سے وُہ شہید ہو گئے مگر یہ ایک شخصی ابتلا ہے۔ جو انہیں پیش آگیا۔ اگر اس کو حضرت صدیق اکبرؓ کی اُن جانفشانیوں کے ساتھ جانچا جائے۔ جو انہوں نے تمام عمر محض اعلاء کلمۂ اسلام کے لئے اکمل اور اتم طور پر پوری کی تھیں۔ تو کیا ایک شخصی ابتلا کو اُس سے کچھ نسبت ہو سکتی ہے۔ اللہ جلشانہ کا کسی سے رشتہ نہیں ہے۔ جو شخص اعلےٰ درجہ کا وفادار ہے۔ اور خدمت گذاری اختیار کرے گا۔ وہی اُس کا مقرب ہوگا ؀

(الحکم ۸- دسمبر ۱۸۹۹ء)

م شیخ نور الدین صاحب امرتسری دوکاندار چندے یوم بعارضہ تپ محرقہ بیمار رہ کر ۱۸- ستمبر فوت ہو گئے۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن ہُوئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں ؀

## چندہ خاص کی وصولی اور احمدی جماعتیں

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس تحریک کے ماتحت کہ علاوہ "عمومی" کارکنوں کے سب جماعتیں خاص کارکن اسی غرض سے مقرر کریں۔ کہ چندہ خاص اور چندہ جلسہ سالانہ پورے کا پورا ستمبر اور اکتوبر میں وصول ہو جائے۔ ذیل کی جماعتوں نے اپنے اپنے خاص کارکنوں کے نام سے اطلاع دی ہے۔

خدا تعالےٰ ان نئے کارکنوں کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مقصد و ارادہ کی تکمیل میں پوری ہمت سے کام لیں۔ اور حضور کے اس منشاء کو پورا کریں کہ یہ چندہ ہر ایک جماعت کو بلا استثناء ستمبر اور اکتوبر میں ادا کر دینا چاہئے۔ اس کو کسی ماہ میں پھیلانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ وہ اپنی ذمہ داری کو مدنظر رکھتے ہوئے جہاں تک انسانی طاقت اجازت دے۔ اپنے آرام کو قربان کر کے اکتوبر تک کل چندہ وصول کر کے محاسب بیت المال کے نام بھیج دیں گے۔ نیز یہ کہ رقوم تفصیل کے ساتھ بھیجیں گے۔ یعنی وصیت کی رقم نام بنام جدا ہو چندہ جلسہ سالانہ کی رقم جدا ہو۔ چندہ خاص کی رقم جدا ہو۔ چندہ عام کی رقم جدا۔

احباب کو یہ خیال رہے۔ کہ جس کی آمد سو روپیہ ماہوار ہو۔ وہ ستمبر میں اٹھارہ روپیہ اور پھر اکتوبر میں اٹھارہ روپیہ ادا کرے۔ جن کے یہ معنے ہیں۔ کہ دو ماہ میں چھتیس روپیہ فی صدی ادا کرے۔ یعنی غیر موصی ستمبر میں چندہ عام ۶¼ روپیہ فی صدی و چندہ جلسہ سالانہ ۲½ فیصدی اور چندہ خاص ۹¼ فی صدی اور اسی طرح اکتوبر میں اور موصی ستمبر میں حصہ آمد دس فی صدی اور چندہ جلسہ سالانہ ۲½ فیصدی اور چندہ خاص آٹھ آنے فی صدی اسی طرح اکتوبر میں۔

انجمنوں نے اپنے نئے کارکن حسب ذیل مقرر کئے ہیں:-

| نام انجمن | نام کارکن |
|---|---|
| کوہ مری | بابو محمد سلیم اللہ صاحب۔ بابو محمد شریف صاحب بابو اللہ بخش صاحب۔ بابو محمد سعید صاحب ؛ |
| چک ۳۵ جنوبی | مولا بخش صاحب نمبردار۔ مولوی نظام الدین صاحب شیخ محمد اسماعیل صاحب۔ چودھری ہدایت اللہ صاحب منشی محمد اسماعیل صاحب۔ نظام الدین صاحب ؛ |
| انبالہ چھاؤنی | نظام الدین صاحب |
| سارچور | نور احمد خانصاحب۔ سردار خان صاحب۔ مہر بدر الدین صاحب شیخ عبد الدین صاحب۔ چودھری مولاداد صاحب |
| ایبٹ آباد | احمد اللہ خانصاحب۔ بابو عبد الغفور صاحب |
| شہر پشاور | مولوی عبد الرؤف صاحب۔ شمس الدین خانصاحب |
| گکھیانہ | محمد عالم صاحب۔ میاں ناصر علی صاحب۔ حکیم عبد الکریم صاحب |
| ڈھوڑ رنجا | شیخ مولا بخش صاحب۔ شیخ اسماعیل صاحب۔ شمس الدین صاحب |

محمد بخش صاحب۔ ضیاء الدین صاحب۔ مہدی شاہ صاحب ؛ دہلی:- مولوی اکبر علی صاحب۔ مولوی عبد المجید صاحب۔ غلام حسین صاحب ؛ وزیر آباد:- چودھری دین محمد صاحب۔ ماسٹر فضل الٰہی صاحب مستری کریم بخش صاحب ؛ دھیر کے کلاں:- خوشی محمد صاحب۔ محمد حسین صاحب ؛ پٹھان کوٹ:- شیخ نور الدین صاحب۔ چودھری غلام حسین صاحب۔ میاں عبد الرحیم صاحب ؛ گورداسپور:- چراغ دین صاحب۔ مرزا عبد الحق صاحب میر شفیع صاحب ؛

قائم مقام ناظر بیت المال قادیان ؛

# اسلامی ممالک کی خبریں اور اہم کوائف

## مصر میں جشن میلاد نبوی

امسال حکومت مصریہ نے رصد خانہ عباسیہ میں نہایت شاندار طریقہ سے جشن میلاد نبوی منایا۔ حکومت کی جانب سے پولیس کے زبردست انتظامات تھے۔ صاحب السعادہ محمود صدقی پاشا گورنر قاہرہ نے جلسہ میلاد کی صدارت کرتے ہوئے سیرت نبوی کے تذکرہ سے جلسہ کا آغاز کیا ؛

جلسہ کے اختتام پر ہز مجسٹی کی طرف سے فقراء اور مساکین کو کھانا کھلایا گیا۔ مشائخ اور علماء کے علاوہ جلسہ میں وزیر اعظم صدقی پاشا نے بھی نمایاں حصہ لیا ؛

قاہرہ کے علاوہ جمعیۃ الشبان المسلمین سکندریہ بحکام سمالوط اور اہالیان بینا۔ جیزہ۔ فاقوس اور شدنیل نے بھی اپنے اپنے انتظامات کے ماتحت جلسہ جشن میلاد منعقد کیا۔ جس میں سیرت نبوی کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کی گئیں ؛

جمعیۃ مکارم اخلاق نے بھی اس تقریب میں ایک خصوصی اجلاس کیا جس میں فضیلۃ الاستاذ شیخ محمد عبد العظیم الزرقانی امام و خطیب شاہی نے تخلیق محمدی کے موضوع پر تقریر کی ؛

## مسٹر فلبی کا قبول اسلام

ہندوستان کے تمام اسلامی حلقوں میں یہ خبر خاص غور اور تردد کے ساتھ پڑھی جائے گی۔ کہ مسٹر فلبی نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ مسٹر فلبی نے جزیرۃ العرب یا حجاز کو اپنی نمایاں خدمات کے لئے خاص کر لیا ہے۔ آپ نے تین سال سے جدہ میں لاکھوں پونڈ کے سرمایہ سے ایک تجارتی کوٹھی "الشرکۃ الشرقیہ" کے نام سے جاری کر کے بحر احمر کے ساحل یا مکہ کے دروازہ جدہ میں مستقل قیام اختیار کر لیا ہے۔ عربی زبان آپ بہت اچھی بولتے ہیں۔ جدہ میں ڈاڑھی بھی کافی بڑھالی ہے۔ حجاز کی تمام خارجی اور داخلی تجارت پر آپ لاتعداد سرمایہ کی بدولت حاوی اور قابض ہو چکے ہیں۔ حکومت حجاز و نجد کے واسطے یورپ سے تمام مشینیں۔ موٹریں محلات شاہی کے لئے لاکھوں روپیہ کا قیمتی اور شاہانہ فرنیچر مہیا کرنا "الشرکۃ الشرقیہ" کا اہم ترین فرض ہے۔ ضرورت کے وقت لاکھوں پونڈ حجاز کی وزارت مالیہ کے ادنےٰ اشارہ پر بلا چون و چرا قرض کی صورت میں بڑے شکریہ اور خوشی کے ساتھ پیش کر دیا جاتا ہے باخبر حلقوں میں چرچا ہے۔ کہ باوجود لاکھوں پونڈ قرض ہو جانے کے مسٹر فلبی کے لطف عمیم و حسن اخلاق اور حکومت سے مخلصانہ و نیازمندانہ تعلقات میں ذرہ بھر فرق نہیں آیا۔ جلالۃ الملک کے ادنیٰ اشارہ پر تمام ضروریات کا فراہم کرنا اس نامور تجارتی کمپنی کا اولین فرض ہے۔ حجاز و نجد کے قبائل اور شہری آبادیوں میں جو عزت اور قبولیت اس تین سال کے اندر مسٹر فلبی نے اپنی حسن سلوک۔ خوش معاملگی اور بہترین اخلاق سے حاصل کر لی ہے۔ وہ خاص ان کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔ اس قبولیت اور عزت و احترام کے باوجود آپ کا مذہب مسیحی۔ آپ کے کام اور مقصد کے لئے ایک حد تک سد راہ تھا۔ اور آپ آزادی کے ساتھ ظاہر میں مکہ اور مدینہ کی گلیوں میں۔ خلوت و جلوت میں۔ حجاز کے ریگستانوں میں۔ بدوؤں کے خس پوش جھونپڑوں میں بلا تکلیف جب چاہیں۔ اختلاط اور سرگوشی سے معذور و مجبور تھے۔ آپ نے اسلام کی صداقت کا اعلان فرما کر مسلمان ہو جانے کی خوشی میں اپنے اطمینان اور ابدی مسرت کا اظہار فرمایا۔ خدا کرے مسٹر فلبی کا اسلام سیاسی اسلام نہ ہو ؛

## مارشس کے مسلمان

اخبار "ایمان" (۱۱ ستمبر) میں ایس کے نادر صاحب ایڈیٹر اخبار ٹرتھ افریقہ کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں:-

مارشش بحر ہند میں ساحل افریقہ سے ۱۴۰۰ سو میل دور ایک جزیرہ ہے۔ ۱۵۹۸ء میں ڈچ لوگوں نے اس پر قبضہ کیا۔ ۱۶۳۹ء میں پہلے پہل وہ یہاں آباد ہوئے اور ۱۷۱۰ء تک یہ جزیرہ ان کے تصرف میں تھا ؛

اس وقت یہاں کل پچاس مسجدیں ہیں۔ جو مقامی حکومت سے ملحق ہیں۔ اسلامی مدارس عام طور پر مسجدوں کے ساتھ ہیں۔ ان مدارس میں بچوں کو تفسیر کے بغیر عربی اور اردو قرآن پڑھایا جاتا ہے نہ صرف و نحو کی تعلیم ہے۔ نہ تاریخ اور جغرافیہ کی۔ بچے عام طور پر ناظرہ قرآن پڑھ لیتے ہیں۔ مگر معنی نہیں سمجھتے۔ ان مدارس میں لڑکیاں اور لڑکے مل کر تعلیم حاصل کرتے ہیں ؛

دو مدرسے یہاں قادیانی احمدیوں کے ہیں۔ ان کا بڑا اور قابل ذکر سکول روزہل میں ہے۔ یہ شہر اس جماعت کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ احمدیہ جماعت نے اپنا سکول۔ انگریزی سکولوں کے نمونہ پر بنایا ہے۔ اور بہت قابل تعریف ہے روزہل کا سکول بہت اہمیت رکھتا ہے۔ مسٹر نور محمد نوریہ صاحب اس سکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں ؛

مارشس میں پچاس کے قریب انجمنیں ہیں۔ مگر ان کی حالت زیادہ مضبوط نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مارشس کے مسلمان امراء اگرچہ فیاض اور شریف ہیں۔ مگر لاپرواہی کے باعث ہمارے ہاں یتیموں۔ بیواؤں اور اپنے بیمار بھائیوں کی امداد کا انتظام نہیں ہے۔ اور نہ ابھی تک کوئی یتیم خانہ بنایا گیا۔ مسلمانوں میں سے بہت سے آدمیوں کی زندگی کھیلو کھاؤ اور روپیہ جمع کرو کے اصول پر مبنی ہے۔ اور جب مذہب کا معاملہ آ جائے۔ تو یہی کہتے ہیں۔ ٹھیرو ذرا غور کریں۔ احمدی اس جزیرہ میں ۱۹۱۳ء میں آئے۔ مگر اہمیت انہیں ۱۹۱۵ء میں حاصل ہوئی۔ جبکہ ہمارے بھائیوں میں سے ایک صاحب صوفی حافظ مولوی غلام محمد بی۔اے ہندوستان سے یہاں آئے۔ ایسا فاضل اب تک مارشس میں نہیں آیا۔ مولوی صاحب بڑی صاف انگریزی بولتے تھے۔ قادیانی ہائی سکول روزہل کے انچارج اور تبلیغ کا کام کرتے تھے ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۳۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

# پنجاب کے کاشتکاروں کے قرضہ میں اضافہ

## ہندوؤں کا ایکٹ انتقال اراضی کے خلاف پروپیگنڈا

کچھ عرصہ ہوُا۔ پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے ایک بنکنگ تحقیقاتی کمیٹی اس مقصد کے لئے قائم کی گئی تھی۔ کہ صُوبہ کی اقتصادی حالت پر غور کر کے اس کے متعلق رپورٹ کرے۔ اب اس کمیٹی کی رپورٹ شائع کی گئی ہے۔ جس میں اس امر کو نہایت نمایاں طور پر پیش کیا گیا ہے۔ کہ زمینداروں اور کاشتکاروں کے قرضہ میں گذشتہ آٹھ سال کی نسبت قریباً پچاس فیصدی کا اضافہ ہو گیا ہے۔ کمیٹی کا بیان ہے۔ سنہ ۱۹۲۰ء میں کاشتکاروں کا قرضہ ۳۶½ کروڑ تھا۔ لیکن سنہ ۲۹-۱۹۲۸ء میں یہ بڑھ کر ۶۳ کروڑ ہو گیا۔ جس کی وجہ کمیٹی نے یہ بیان کی ہے۔ کہ کسانوں کے پاس زمینیں بہُت کم ہیں۔ اور اس وجہ سے آمدنی بھی قلیل ہے۔ اس پر خشک سالی یا طوفان بادو باران کی وجہ سے فصلوں کی تباہی اور وبائی امراض کے باعث جانوروں کی اموات اور مصیبت ڈھاتی ہیں۔ اس کے علاوہ تعلیم کی کمی اور جہالت کے باعث بیاہ شادیوں اور دیگر تقریبات پر وُہ بے حد اسراف سے کام لیتے ہیں۔ ان بواعث سے وُہ مجبوراً بھاری شرح سُود پر ساہوکاروں سے قرض اٹھاتے ہیں:۔

کمیٹی نے قرضہ میں اضافہ کے متعلق جو کچھ تحریر کیا ہے۔ وُہ اعداد و شمار پر مبنی ہونے کی وجہ سے ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔ پھر اس زیادتی کے بواعث پر روشنی ڈالتے ہوئے جو باتیں اس نے پیش کی ہیں۔ ان کی صحت میں بھی کسی کو کلام نہیں ہو سکتا۔ اور اس میں شک ہی کیا ہے۔ کہ ایک عرصہ سے زمینداروں کی فصلیں مختلف آفات سماوی و ارضی سے تباہ و برباد ہو رہی ہیں۔ اس لئے لازماً انہیں ضروریاتِ زندگی کی فراہمی کے لئے سُودی قرض اٹھانا پڑتا ہے۔ اور وُہ بے طرح قرض کے پہاڑ کے نیچے دبے ہوُئے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے ایکٹ انتقال اراضی ہندوؤں کے لئے اس درجہ سوہانِ روح ہو رہا ہے۔ کہ وُہ پنجاب کے اندر ہر خرابی کی جڑ اُسے قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ یہی وُہ ایکٹ ہے۔ جس کے صدقے میں آج زمینداروں کا وجود اس صُوبہ میں نظر آ رہا ہے۔ ورنہ معلوم نہیں۔ ان کا کیا حشر ہو چکا ہوتا۔ آریہ اخبار "ملاپ" (۱۳ ستمبر) نے پنجاب بنکنگ کمیٹی کی رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوُئے لکھا ہے:۔

"درحقیقت ایکٹ انتقال اراضی ہے۔ جس نے پنجاب کے زراعت پیشہ لوگوں کے ہاتھ باندھ دیئے ہیں۔ اور ان کو اپنی زمین کی اصلی قیمت وصول کرنے سے روک دیا ہے۔ . . . . . حکومت نے یہ بندش لگا رکھی ہے۔ کہ سوائے زراعت پیشہ لوگوں کے کسی غیر زراعت پیشہ کے پاس اپنی زمین فروخت نہیں کر سکتا۔ یہ زراعت پیشہ لوگ اس غریب کی زمین کو کم سے کم داموں پر لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور وُہ بے چارا مجبوراً سونے کی چیز کوڑیوں کے مول دے دیتا ہے۔ اگر پنجاب کے زراعت پیشہ لوگوں پر سے یہ بندش اٹھالی جائے۔ تو جہاں پچھلے آٹھ برسوں میں ان کے قرضہ میں پچاس فیصدی اضافہ ہوُا ہے۔ وہاں آئندہ آٹھ برس میں ان کا قرضہ نفی کے برابر ہو جائے گا"۔

ایکٹ انتقال اراضی صرف پنجاب میں ہی نافذ ہے۔ دوسرے صوبجات میں نہیں۔ اس لئے یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ اگر دوسرے صوبجات میں اس کی عدم موجودگی زمینداروں کے لئے مفید ثابت ہو رہی ہے تو ماننا پڑے گا۔ کہ یہاں ساری خرابی اس کے باعث ہے۔ لیکن اگر دوسرے صوبوں میں اس کی عدم موجودگی زمینداروں کو موت کے منہ دھکیل رہی ہے۔ اور روز بروز ان کی حالت بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ تو یہ امر بالکل صاف ہو جائے گا۔ کہ "ملاپ" اور دوسرے ہندوؤں کا اس کے خلاف شور و شر سراسر بیہودہ اور لغو ہے۔ کیا "ملاپ" یا کوئی دُوسرا ہندو اخبار از روئے اعداد و شمار یہ امر ثابت کر سکتا ہے۔ کہ ہندوستان کے دیگر صوبجات میں ایکٹ انتقال اراضی کی عدم موجودگی زمینداروں کے لئے آسودگی کا موجب ہو رہی ہے:۔

اس سال کے شروع میں صوبجات متوسط کا نیا بندوبست ہوُا۔ تو اُس کے دَوران میں یہ بات ظاہر ہوُئی۔ کہ گذشتہ بندوبست کے بعد صرف ضلع متھرا کے زمینداروں کی ۷۰ فیصدی زمینیں ان کے ہاتھ سے نکل کر سُود خور ساہوکاروں کے قبضہ میں جا چکی ہیں۔ اور یہی حالت دوسرے صوبوں میں ہے:۔

ملاپ کا یہ کہنا۔ کہ "زراعت پیشہ لوگ ایک غریب کی زمین کو کم سے کم داموں پر لینے کی کوشش کرتے ہیں"۔ ممکن ہے کسی حالت میں درست ہو۔ لیکن اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ اگر ساہوکاروں کو زمین خریدنے کی اجازت دیدی جائے۔ تو وُہ اسے "کم سے کم داموں" پر نہیں۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ قیمت دیکر خریدینگے۔ اور یہ توقع کس طرح کی جا سکتی ہے۔ کہ ہندو ساہوکار جو ایک پائی کے لئے جان دیدیتے ہیں۔ زمینداروں کی زمینوں کو زیادہ سے زیادہ قیمت پر خرید کر انہیں نہال کر دیں گے۔ یہ خیال محال اہمت و جنون سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔ "ملاپ" نے نہایت دل سوزی سے حکومت کو یہ مشورہ دیا ہے:۔

"حکومت فی الحال آٹھ دس سال کے لئے تجربۃً ایکٹ انتقال اراضی کو منسُوخ کردے۔ اور پھر اس کے اثر اور نتیجہ کا انتظار کرے۔ اگر اس سے زراعت پیشہ فرقوں کو فائدہ پہونچے۔ تو اُسے ہمیشہ کے لئے مستقل طور پر منسُوخ کر دیا جائے۔ ورنہ اسے پھر جاری کر دیا جائے۔ کیا پنجاب گورنمنٹ پنجاب کے کاشتکاروں کے بھلے کے لئے یہ مفید تجربہ کرے گی؟"

آٹھ دس سال تو ایک لمبا عرصہ ہے۔ اگر دو چار سال کے لئے بھی حکومت اسے منسُوخ کر دے۔ تو پھر اول تو دوبارہ اس کے نفاذ کی ضرورت ہی پیش نہ آئے گی۔ کیونکہ ساری کی ساری زمینیں بنیوں اور مہاجنوں کے قبضہ میں جا چکی ہونگی۔ اور اگر اسے نافذ کر بھی دیا گیا۔ تو ہندوؤں کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ کیونکہ اس عرصہ میں پنجاب کے اکثر رقبہ پر وُہ قابض ہو چکے ہونگے ۶۳ کروڑ روپیہ قرض میں زمینیں دے کر زمینداروں کے پاس باقی کیا رہ جائیگا جس کے لئے ایکٹ انتقال اراضی کی ضرورت ہوگی۔

حکومت کا فرض یہ ہونا چاہیئے۔ کہ جس طرح بھی ہو سکے۔ کاشتکاروں اور زمینداروں کو مہاجنوں کے قرضوں سے نجات دینے کی کوشش کرے۔ جو اکثر حالتوں میں بہُت چھوٹی سی رقم سے بڑھ کر ناقابل برداشت حد تک پہونچے ہوُئے ہیں۔ ورنہ یہ حالت اس قدر نازک ہو رہی ہے۔ کہ ملک کے قیام امن اور خود حکومت کے لئے بہُت سے خطرات کا باعث ہوگی:۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ کوآپریٹو سوسائٹیز کی تحریک بہت مفید ہے لیکن موجودہ صورت میں اس کا نظام اس قدر محدود ہے اور زمینداروں کا قرضہ اسقدر زیادہ ہے کہ اس کی خدمات کا ابھی تک کوئی نمایاں نتیجہ نظر نہیں آیا۔ ضرورت ہے۔ کہ اسے اور وسعت دی جائے:۔

## گول میز کانفرنس کے مسلمان نمائندے اور مسلم اخبارات

بعض مسلمان اخبارات گول میز کانفرنس کے ان مسلمان نمائندوں کے خلاف جن کے متعلق گورنمنٹ اعلان کر چکی ہے۔ اس لئے اظہار رائے کر رہے ہیں۔ کہ جن لوگوں کو ان کی رائے میں منتخب کیا جانا چاہئے تھا۔ انہیں گورنمنٹ نے نامزد نہیں کیا۔ ہمارے نزدیک منتخب شدہ مسلم ارکان کی مخالفت نہ صرف بے سود ہے بلکہ اسلامی مفاد کے لئے سخت نقصان رساں ہے۔ تدبر۔ اور دانشمندی کا تقاضا یہ ہے۔ کہ منتخب شدہ ارکان کو اپنے نمائندے سمجھ کر انہیں مسلمانوں کے حقوق اور مطالبات اچھی طرح سمجھا دئے جائیں۔ اور انہیں موقعہ دیا جائے۔ کہ وہ مسلمانوں کے حقوق کے لئے متفقہ طور پر جد وجہد کر سکیں نہ کہ انہیں بُرا بھلا کہکر آپس میں تفرقہ اور شقاق پیدا کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی جائے۔ کہ جو قابل اصحاب منتخب نہیں ہو سکے۔ انہیں منتخب کرایا جائے۔ کیونکہ گورنمنٹ نے ابھی اس بات کی گنجائش رکھی ہے۔ کہ نمائندگان کی فہرست شائع کر دینے کے بعد بھی مناسب اور موزون اصحاب کا اس میں اضافہ کیا جا سکے ۔:

## مسلمانوں کے مطالبات

یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ گول میز کانفرنس کے مسلمان نمائندوں کی رہنمائی کے لئے وہ مطالبات پیش کئے جا رہے ہیں۔ جن پر ہر خیال کے مسلمان متحد ہیں۔ چنانچہ معاصر "مسلم اوٹ لک" نے یہ مشورہ دیتے ہوئے کہ تمام مسلم نمائندوں کو ایک ہی نقطہ خیال پر متفق رکھنے کے لئے یہ فیصلہ کرنا ضروری ہے۔ کہ ہندوستان کے ہر طبقہ اور خیال کے مسلمان کن امور پر متفقہ طور پر رضامند کئے جا سکتے ہیں۔ حسب ذیل مطالبات پیش کئے ہیں :۔

(۱) ہندوستان کا آئندہ نظام حکومت فیڈرل ہو ۔:

(۲) مرکزی مجلس قانون ساز میں مسلم نمائندگی ایک تہائی سے کم نہ ہو ۔:

(۳) سندھ کو بمبئی پریذیڈنسی سے علیحدہ کر دیا جائے ۔:

(۴) صُوبہ سرحد میں دوسرے صوبوں کے مساوی اصلاحات نافذ کی جائیں ۔:

(۵) ملازمتوں میں مسلمانوں کی کافی نیابت کا آئینی طور پر انتظام کیا جائے ۔:

(۶) مسلمانوں کو کامل مذہبی آزادی اور اسلامی تہذیب و تمدن و زبان کے متعلق مناسب تحفظات بہم پہونچائے جائیں ۔:

یہ وُہی مطالبات ہیں۔ جو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نہایت تفصیل کے ساتھ نہرو رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے بیان فرما چکے ہیں۔ اور جو مسلمانوں کے اہل ترین مطالبات ہیں۔ اگر اہل الرائے مسلمان ایک جگہ جمع ہو کر غور کریں۔ اور ان کے علاوہ اور بھی جو مطالبات ضروری ہوں۔ ان سے مسلمان نمائندگان گول میز کانفرنس کو آگاہ کر دیں۔ تو یہ نہایت مفید بات ہوگی ۔:

## ہندو لیڈروں کو رنگ بدلنے کی عادت

ہندو لیڈروں کو اپنے مطلب کے حصول کے لئے رنگ بدلنے میں جو مہارت حاصل ہے۔ اس کی تازہ مثال "پرتاپ" (۱۴ ستمبر) نے یہ پیش کی ہے۔

"مسٹر چنتامنی ایڈیٹر لیڈر الہ آباد اور ممبر یو۔ پی کونسل اپنے اخبار میں اس بات پر زور دیتے رہے۔ کہ کانگرس بنا گول میز کانفرنس بے فائدہ ہے۔ اس وقت تک ڈیلی گیٹ صاحبان کی جو فہرست تیار ہوئی تھی۔ اس میں مسٹر چنتامنی کا نام نہ تھا۔ گورنمنٹ کو امید تھی۔ کہ کانگریس مان جائے گی۔ اس لئے اس کے مقابلہ کیلئے اس نے اپنے آدمی بھرتی کرنے کی سوچ رکھی تھی۔ لیکن جب کانگرس کی طرف سے انکار ہو گیا۔ تو گورنمنٹ نے فہرست پر نظر ثانی کی۔ ایک تو اس لئے کہ کانگریس کی جگہ خالی ہوئی تھی۔ دوسری اس لئے کہ ایک پولیٹیکل جماعت کی جگہ دوسری پولیٹیکل جماعت کو دینی چاہیئے پس نئی فہرست میں مسٹر چنتامنی کا نام داخل کر دیا گیا۔ جب انہیں یہ معلوم ہؤا۔ کہ مجھے بھی تیرتھ یاترا کا موقعہ مل گیا ہے۔ "لیڈر" نے پینترا بدلا۔ اور لکھا۔" اب کہ کانگرس نے شریک ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ غیر کانگریسیوں کا فرض ہے کہ وُہ کانفرنس کو جتنا بھی کامیاب بنا سکیں۔ بنائیں"۔ صرف ایک معمولی سی تبدیلی نے مسٹر چنتامنی پر جادو کا اثر کیا۔ کسی وقت کانگریس کی بنا کانفرنس بے سُود تھی۔ اب کانگریس کی بنا اسے کامیاب بنا کر دکھانا چاہیئے۔ ہمارے بڑے آدمیوں کا یہ حال ہے۔ تو چھوٹوں کا کیا کہنا!"

یہ لیڈر کے ایڈیٹر مسٹر چنتامنی کا ہی حال نہیں۔ بلکہ ہر بڑے سے بڑا ہندو اسی قماش کا ہے۔ ایسے لوگوں سے مسلمانوں کا نباہ جس قدر مشکل ہے۔ وُہ ظاہر ہے

## کانگریس کا رسُوخ

ان ایام میں جبکہ یہ دعوے کیا جاتا ہے۔ کہ تمام ہندوستان کانگرس کے اثر و رسُوخ کے ماتحت کام کر رہا ہے۔ کانگریس کے رسُوخ کا پتہ لگانے کے لئے کونسلوں اور اسمبلی کے انتخابات بہت مفید چیز ہیں۔ اور اس وقت تک حالات بتاتے ہیں۔ کہ کانگرس کو اس بارے میں سخت ناکامی کا مونہہ دیکھنا پڑا ہے۔ ہر صُوبہ کی کونسل اور اسمبلی کے بہت سے سابقہ ممبر تو بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں اور بہُت سے مقابلہ کی کشمکش میں پڑے ہیں۔ حالانکہ کانگرس کا یہ فیصلہ تھا۔ کہ کونسلوں اور اسمبلی کا کلیتہً بائیکاٹ کیا جائے اور کوئی شخص نہ اُن کا امیدوار بنے۔ اور نہ کوئی ووٹ دے۔ باوجود اس کے دو تین مقامات سے کانگرسی اپنے بھنگی۔ چمار وغیرہ نمائندے کامیاب کرانے پر اسے کانگرس کے رسُوخ کا بہت بڑا ثبوت قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ کانگرس نے اپنے حال ہی کے اعلان میں ایسے لوگوں کو اپنی طرف سے کھڑا کرنا بھی ناجائز قرار دیا ہے ۔:

بات یہ ہے۔ کہ کانگرسیوں نے اپنی طاقت اور رسوخ کے متعلق بہت غلط اور مبالغہ آمیز اندازہ لگا رکھا ہے۔ اور عام طور پر یہی وجہ ان کی شوریدہ سری کا باعث بن رہی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ملک کا بہت بڑا حصہ ان کی تباہ کاریوں اور بے ہودگیوں سے تنگ آچکا ہے۔ اور عملی طور پر نہ صرف کانگرس سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ اُسے اپنے لئے مصیبت کا باعث سمجھتا ہے ۔:

## اسلام پور کی بغاوت میں کانگرس کا دخل

سرحد کے بعد اسلام پور ضلع ستارا کی بغاوت ہے جس میں دو ہزار باغیوں نے گورنمنٹ کے خلاف اقدام کیا۔ یہ بات ظاہر ہوئی ہے۔ کہ ان لوگوں کو بھی کانگرس والوں نے آمادہ بغاوت کیا چنانچہ ٹائمز آف انڈیا۔ کا نامہ نگار مقیم اسلام پور لکھتا ہے۔ کہ اس بغاوت میں ۱۶۔ دیہات کے دس ہزار باشندوں نے حصہ لیا۔ جب بغاوت فرو ہونے پر ایک عام جلسہ منعقد کیا گیا تو اس میں باغیوں کے سرغنوں نے معافیاں مانگتے ہوئے بیان کیا۔ کہ کانگرسی لوگوں نے ہمیں بتایا تھا۔ کہ انگریزی حکومت ختم ہو گئی ہے۔ اور گاندھی جی کی حکومت قائم کر لی گئی ہے اس لئے انگریزی حکومت کے قوانین توڑنے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔:

جاہل اور کوتاہ اندیش لوگوں کو اس طرح تباہی و ہلاکت میں ڈالنا اس قدر ظالمانہ فعل ہے۔ کہ جس کی بے حد مذمت ہونی چاہیئے۔ اور ایسے لوگوں کے خلاف باقاعدہ قانونی کارروائی ہونی چاہیئے۔ جو عوام کو لغو اور بے سروپا افواہیں سُنا کر قانون شکنی پر آمادہ کریں ۔:

سمجھ میں نہیں آتا۔ کانگرسی اس قسم کی سرگرمیوں کے باوجود کس طرح یہ ادعا کر رہے ہیں۔ کہ وُہ عدم تشدد پر عامل ہیں۔ دراصل یہ صرف کہنے کی باتیں ہیں۔ اگر کانگریس میں حکومت کا کھُلا مقابلہ کرنے کی طاقت ہو۔ تو وُہ ایک دن میں عدم تشدد کے دعوے کو ترک کر کے تشدد کے میدان میں اُتر آئیں۔ اب بھی وُہ جو کچھ کر سکتی یا کرا سکتی ہے اس میں کمی نہیں کر رہی ۔:

# حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک غلاموں سے

وہ مقدس انسان جس کی ذات والاصفات جمیع اوصاف حمیدہ سے متصف تھی۔ اور تمام رذائل انسانی سے منزہ و مبرا تھی۔ جس ہستی نے ہر کمال انسانی کو حاصل کر کے ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کا اعلان تمام نوع انسانی کو اپنے مالک حقیقی کی طرف سے سنایا تھا۔ اس ذات کے متعلق میں ان سطور میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اُس وقت کی تہذیب و تمدن کی رُو سے تمام انسانوں سے کمتر اور حقیر ہستی (غلاموں) کے متعلق اس نے کس سلوک کی تعلیم دی۔ اور خود کیا نمونہ دکھایا۔

قبل اس کے کہ میں غلاموں کے متعلق آپ کی تعلیم اور عمل کو پیش کروں۔ میں وہ نقشہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جو اس وقت غلاموں کی زندگی کا تھا۔

## غلام کس طرح بنائے جاتے تھے

عام طور پر غلام بنائے جانیکا ایک ہی طریق تھا۔ اور وہ یہ کہ ایک قوم جب دوسری قوم پر چڑھائی کرتی۔ تو لڑائی میں فتح پانے پر مفتوح قوم کی عورتوں۔ بچوں۔ جوانوں۔ بوڑھوں سب کو قید کر کے غلام بنا لیا جاتا۔ اس کے بعد ان قیدیوں اور غلاموں کو دوسروں کے پاس فروخت کرنے کا بھی رواج تھا۔ اور جن لوگوں نے لڑائی میں شامل ہو کر فاتحانہ انداز سے کسی کو اپنا غلام نہ بنایا ہوتا تھا۔ وہ دوسروں سے ایسے مغلوب اور مفتوح قوم کے افراد خرید کر اپنا غلام بنا لیا کرتے تھے۔ لیکن علاوہ ازیں یہ بھی دستور تھا۔ کہ خواہ کوئی قوم دوسری قوم پر چڑھائی نہ بھی کرے۔ لیکن کوئی ایک دو آدمی کسی ایک آدمی کو جنگل میں جاتا دیکھ لیں۔ تو اس پر قابو پا کر اسے کسی دوسری بستی میں لے جا کر بیچ آیا کرتے تھے۔ چنانچہ تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ دو صحابیوں کو بھی بعض مشرکین نے اس طرح قابو پا کر مکہ کے بعض رؤسا کے ہاتھ بیچ دیا تھا۔

## غلاموں کی حالت

ان کی حالت کا نقشہ یہ ہے۔ کہ ان سے ہر جائز اور ناجائز کام کرایا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ عورتوں سے زناکاری کرائی جاتی۔ اور مردوں سے رذیل سے رذیل کام لئے جاتے۔ اور ان کی آمد پر ان کے مالک عیش و عشرت کرتے۔ جس ملک کے تمدن کا یہ حال ہو۔ وہاں غلاموں کی جو حیثیت ہو سکتی ہے۔ وہ ظاہر ہے ان کی کوئی حقیقت نہیں سمجھی جاتی تھی۔ ان کا اپنے نفس اور اپنے فائدے پر کوئی اختیار نہیں ہوتا تھا جس قدر ظلم کیا جانا ممکن تھا۔ کیا جاتا۔ اور کوئی پوچھتا نہ تھا۔ حتیٰ کہ غلاموں کو قتل کر دینا ان کے مالکوں کے لئے جائز تھا۔ غلاموں کو خصی کر دیا جاتا۔ معمولی سے معمولی ناراضگی پر ناک کان کاٹ دیئے جاتے تھے۔ ناک میں نکیل ڈال کر گھسیٹا جاتا تھا۔ اندھا کر دیا جاتا تھا۔ عرب میں اس وقت کے تمدن کو مدنظر رکھتے ہوئے بدترین گالی یہ ہوتی ہے۔ کہ کسی کو لونڈی زادہ کہا جائے۔ یا غلام کہا جائے۔ ایک غیرتمند قوم کو دوسری قوم پر فخر کرنے کے لئے یہی کافی ہوتا تھا۔ کہ اگر دوسری قوم کے افراد میں سے یا ان کے آبا و اجداد میں سے کوئی شخص اگر کبھی قید ہو کر غلام بنایا گیا۔ تو اس ساری قوم کو اس کا طعنہ دیا کرتے تھے۔ کسی سردار سے اگر کوئی ایسا فعل سرزد ہو جاتا۔ جو ان کے خیال میں شریفانہ نہ ہوتا۔ تو جھٹ اسے حقارت سے غلام سے تشبیہ دیدیا کرتے تھے۔ ایک شاعر کہتا ہے ؎

وکُنتُ اَدعا زیداً اکما قیل سیّداً
اذا انّہٗ عبد القفاء اللھازم

پس ایسی ذلیل ترین مخلوق اور اتنی کمزور و بے بس ہستی کے متعلق اس سرچشمہ رحمت نبی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تعلیم دی۔ اور کیا سلوک کیا۔ اس کے متعلق میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

## غلاموں کی آزادی کے احکام قرآن میں

قرآن شریف میں متعدد جگہوں میں ایسے کفارے بتائے گئے ہیں۔ جن میں غلاموں کا آزاد کرنا رکھا گیا ہے۔ مثلاً قسم کا کفّارہ۔ مومن کا قتل خطأً۔ ظِہار کا کفارہ۔ فرضی روزہ کے توڑنے کا کفارہ۔ معاہد کے قتل کا کفارہ۔ ان سب کے لئے غلام آزاد کرنا رکھا گیا۔

عام احسان کو مدنظر رکھتے ہوئے جہاں قریبیوں۔ رشتہ داروں۔ پڑوسیوں۔ مسافروں۔ مساکین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا گیا۔ وہاں غلاموں سے بھی نیک سلوک کرنے کا ارشاد فرمایا گیا۔ چنانچہ آتا ہے۔ واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئاً وبالوالدین احساناً وبذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجُنُب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم ان اللہ لا یحب من کان مختالاً فخوراً ؕ (نساء ۴)

تقویٰ و طہارت النفس کو مابہ الامتیاز اور مدار شرف و عزت قرار دیتے ہوئے نکاحوں کے کفو کی بحث کرتے ہوئے کہ جس پر عام طور پر لوگ زیادہ سوال کرتے ہیں۔ فرمایا۔ ولعبد مومن خیر من مشرک ولو اعجبتکم۔ ولامۃ مومنۃ خیر من مشرکۃٍ ولو اعجبتکم

## غلام کی اطاعت

اِن احکام قرانی کے علاوہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خود فرمودہ احکام غلاموں کے ساتھ سلوک کرنے کے بارے میں مندرجہ ذیل ہیں۔

عرب کی اکھڑ اور صاحب نخوت اقوام کو جب آپؐ نے اپنے تقدس کی وجہ سے اپنا گرویدہ بنا لیا۔ اور فرمانبرداری اور اطاعت شعاری کا سبق اچھی طرح پڑھا دیا۔ تو فرمایا۔ وان امر علیکم عبد مجدع الاطراف فاسمعوا واطیعوا۔ اے مومنو تمہاری شان بلحاظ اطاعت و فرمانبرداری یہ ہونی چاہیئے۔ کہ اگر ہر ایک ایسا غلام جس کے کان ناک کٹے ہوئے ہوں۔ وہ بھی تم پر امیر بنا دیا جائے۔ تو تم اس کی اطاعت کرو۔ اللہ اللہ کجا وہ حالت کہ غلاموں کو بدترین مخلوق سمجھا جاتا تھا اور ذلیل ترین ہستی قرار دیتے ہوئے ان کے ساتھ بدترین سلوک کیا جاتا تھا۔ اور کجا یہ حالت۔ کہ فرما دیا۔ اگر ایسا غلام بھی تم پر حاکم مقرر کیا جائے۔ تو تمہیں اس کی اطاعت سے سرمو انحراف نہ کرنا چاہیئے۔ اللّٰھم صلّ وسلم وبارک علیٰ سید الانبیاء والمرسلین انک حمید مجید۔ پھر آپؐ نے اپنی زندگی میں اس بات کو عملی جامہ بھی پہنا دیا۔ اور وہ اس طرح کہ ابتدائی دنوں میں زید بن حارثہ کی ماتحتی میں مدینہ منورہ سے آپ نے لشکر بھیجا جس میں وہی مکہ کی معزز ترین ہستیاں تھیں۔ جن کے سامنے زید بن حارثہ نے غلامی کی زندگی گذاری تھی۔ اور آخری دنوں میں انہی زید بن حارثہ کے صاحبزادے اسامہ کی ماتحتی میں ایک جرار لشکر طیار کیا۔ اور حضرت عمرؓ۔ سعد بن ابی وقاص۔ عمرو بن العاص۔ عثمان۔ عبد الرحمٰن بن عوف وغیرہ جلیل القدر ہستیوں اور معزز لوگوں کو ان کی اطاعت کا حکم دیا۔

## غلام کو بھائی سمجھو

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اخوانکم جعلھم اللہ فتنۃ تحت ایدیکم فمن کان اخوہ تحت یدہ فلیطعمہ من طعامہ ولیلبسہ من لباسہ ولا یکلفہ ما یغلبہ فان کلّفہ ما یغلبہ فلیعنہ۔ کہ اے مومنو۔ یہ غلام لوگ تمہارے بھائی ہیں۔ خدا تعالےٰ نے

ان پر تم کو تصرّف دیا ہے۔ پس جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو۔ اسے چاہیئے۔ کہ اس اپنے بھائی (غلام) کو اپنا ہی کھانا کھلائے اپنے پاس سے ہی لباس دے۔ اور مافوق الطاعۃ اسے کوئی تکلیف نہ دے۔ اور اگر کسی ایسے کام کا اسے حکم دیا ہو۔ جو اس (غلام) بھائی پر مشکل ہو رہا ہو۔ تو اس کی مدد کرے۔

اللہ اللہ کیسی بے نظیر تعلیم ہے۔ کوئی مہذب سے مہذب قوم ایسی روش دکھلا سکتی ہے۔ کوئی مذہب ایسی تعلیم پیش کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

آج جبکہ یورپ اور امریکہ اپنے دعوؤں کے مطابق اپنے پورے زور سے بام ترقی پر ہیں۔ اور تہذیب اور اخلاق فاضلہ کے مدعی ہیں۔ اس عظیم الشان تعلیم کا عشر عشیر بھی تو وہ نہیں دکھا سکتے۔ غلاموں کے ساتھ ایسا سلوک کرنا تو الگ رہا۔ آج انہی کی طرح کے آزاد لوگوں کو جو انہی کا مذہب رکھتے ہیں۔ صرف رنگ کے فرق کی وجہ سے اپنے مساوی حقوق دینے کے لئے طیار نہیں۔ ان کو اپنے محلوں میں آباد ہونے اور اپنے گرجوں میں عبادت کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔

اسی باب میں یعنی خادموں سے نیک سلوک کرنے کے بارے میں امام ابوعیسٰی جامع الترمذی ایک اور حدیث لائے ہیں۔ جو یہ ہے۔ لا یدخل الجنۃ سیّئی الملکۃ یعنی اے مومنو یاد رکھو جنت میں وہ شخص ہرگز داخل نہیں ہو سکتا۔ جو بدخلق ہو چڑچڑے مزاج والا ہو۔ بات بات پر ناراض ہونے اور روٹھنے والا ہو۔ اس تعلیم میں بھی کس قدر خوبیاں بھری پڑی ہیں۔ ایک انسان دوسرے انسان کے ساتھ اس لئے بھی نرمی سے پیش آتا ہے۔ کہ وہ خیال کرتا ہے۔ کہ اگر میں نرمی سے پیش نہیں آؤں گا۔ تو یہ بھی مجھے ویسا ہی جواب دیگا۔ اور اسی سختی سے پیش آئیگا۔ لیکن جبکہ دوسرا انسان ماتحت ہو۔ زیردست ہو۔ پورا پورا قبضہ خواہ اس پر نہ ہو۔ مگر وہ کمتر ہو۔ تو اس وقت اکثر لوگ اپنی تہذیب و متانت کو چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ اور مخاطب پر سختی کرنے لگ جاتے ہیں منہ بناتے ہیں ٹھٹھوں میں اڑاتے ہیں۔ بات کرتے وقت گھورتے ہیں۔ ماتھے پر بل لاتے ہیں۔ وارفتہ ہو کر دوسرے سے کلام کرتے ہیں۔ نبی کریم صلعم فداہ ابی و امّی نے ان تمام باتوں کے دور کرنے کی تلقین فرمائی۔ کہ دوسرے مدمقابل انسان کے ساتھ گفتگو کرتے وقت یا نیک سلوک کرتے وقت تم خیال تو رکھتے ہو۔ لیکن ماملکت ایمانکم یعنی اپنے خدام اور غلاموں کے ساتھ بھی اگر خندہ پیشانی اور خوشی خوشی اور انبساط قلب سے نہ بولوگے۔ تو یاد رکھو جنت کے دروازے کو اپنے اوپر بند کرنے والے ہوگے۔ اس ڈانٹ کے بعد یا اس شرط کے سننے کے بعد کون مشتاق جنت ہوگا۔ جو اپنے غلام اپنے نوکر اپنے ماتحت کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش نہیں آئیگا۔

(۴) دنیا کا دستور چلا آتا ہے۔ کہ جب کسی ماتحت کو برطرف کرنا ہو۔ تو اس پر طرح طرح کے الزام تراشے جاتے ہیں۔ اور بہانے تلاش کئے جاتے ہیں۔ کوئی نہ کوئی وجہ ایسی قائم کی جاتی ہے جس کی وجہ سے اسے جرمانہ کیا جاسکے یا سزا دی جائے۔ یا برطرف کیا جائے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آجکل باوجود دیانتداری سے کام کرنیکے بھی جبتک اپنی افسر کی خوشامد نہ کی جائے گذارہ نہیں ہوتا۔ اکثر دیکھا جاتا ہے۔ کہ دیانتداری سے کام کرنیوالے نے بوجہ خوشامد نہ کرنے کے نقصان اٹھایا۔ مگر بددیانتی سے کام کرنیوالا انسان محض خوشامد کیوجہ سے صاحب رسوخ ہوگیا۔ اور اپنا کام نکال لیگیا۔ غرضیکہ ناراضگی کی آنکھ کو دنیا نے اتنا وسیع کیا۔ کہ پھر اس پر بہانے تلاش کرتے ہوئے طرح طرح کے جا و بیجا عذرات کی وجہ سے درپئے آزاد ہو کر عام طور پر ماتحتوں میں خوشامد کی بدترین مرض کو پیدا کر دیا۔ اور پھر خوشامد نہ کرنے والے لوگوں کو نقصان پہنچا کر اپنے نامۂ اعمال کی سیاہی کو زیادہ کرنے کا باعث بنادیا۔ مگر ہمارے سردار و آقا سرور کائنات سیّد الاوّلین والآخرین رسول عربی حبیب خدا علیہ الوف التحیات والصلوٰۃ نے اس کی بنیاد جڑھ سے اکھیڑ دی۔

## غلام کو مارنے کی ممانعت

(۵) عن ابی مسعود قال کنت اضرب مملوکا لی فسمعت قائلًا من خلفی اعلم ابامسعود اعلم ابا مسعود فالتفت فاذا انا برسول اللہ صلعم فقال اللہ اقدر علیک منک علیہ قال ابومسعود ماضربت مملوکا لی بعد ذالک۔ کہ ایک دفعہ ابی مسعود رضی اللہ عنہ اپنے ایک غلام کو مار رہے تھے۔ کہ پیچھے سے آواز آئی۔ اے ابا مسعود سمجھو۔ اے ابا مسعود سمجھو۔ (وہ کہتے ہیں) میں نے پیچھے نظر کی۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو آواز دے رہے ہیں۔ پھر حضور نے (قریب آکر) فرمایا۔ اے ابا مسعود اتنے تم اس غلام پر قادر نہیں ہو۔ جتنا خدا تعالےٰ تم پر قادر ہے۔ پس خدا تعالےٰ کا خوف کرو۔ اور اس سے ڈرو۔ ایک دن ہمیں بھی اس قادر ہستی کے حضور جانا ہی اور تمہارے نقائص و عیوب کا محاسبہ ہونا ہے۔ کس قدر معرفت سے لبریز اور خشیۃ اللہ سے پر کلام ہے۔ حضرت ابومسعود فرماتے۔ اس دن سے لیکر آج تک میں نے کسی خادم کو پھر کبھی نہیں مارا۔

## غلام کو معاف کرنا

(۶) عن عبد اللہ بن عمر قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ کما عفوعن الخادم فصمت النبی صلے اللہ علیہ وسلم ثم قال یارسول اللہ کما اعفو عن الخادم قال کل یوم سبعین مرّۃ۔ ایک شخص حضور رحمت للعالمین کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ یارسول اللہ میں اپنے غلام کو کتنی دفعہ معاف کرتا رہوں۔ حضورؐ خاموش رہے۔ اس صحابی نے دوبارہ پوچھا۔ تو حضور نے فرمایا۔ ایک دن میں ستر دفعہ ستر کے عدد سے عربی زبان میں عام تکرار اور کثرت مراد ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہوا۔ کہ جتنا تم سے ممکن ہو سکے اتنا تم اسے معاف کرتے جاؤ۔

## غلام کو ساتھ کھلانا

عن ابی ھریرۃ یخبرھم رضی اللہ عن النبی صلعم قال اذا کفی احدکم خادمہ طعامہ حرّہ ودخانہ فلیاخذ بیدہ فلیقعدہ معہ فان ابی فلیاخذ لقمۃً فلیطعمہ ایّاہ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کبھی تمہارا خادم تمہارے کھانے کا انتظام کرے۔ اور اس کی گرمی اور اس کے دھوئاں کی تکلیف برداشت کرے۔ تو تمہیں چاہیئے۔ کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے ساتھ بٹھالو۔ لیکن اگر وہ انکار کرے۔ تو اتنا ضرور کرو۔ کہ اس کے منہ میں لقمہ ڈالدو۔

کس قدر ہمدردی۔ محبت اور حسن سلوک کا ارشاد ہے۔ کیا کوئی مذہب۔ کوئی سوسائٹی کوئی متمدن قوم ہے۔ جو ایسی تعلیم اپنے خدام کے متعلق پیش کر سکے۔ نہ صرف عام خادموں کے متعلق بلکہ ان غلاموں کے متعلق جو بالکل بے حقیقت سمجھے جاتے تھے۔ جن کا کوئی بھی حق نہ تھا۔ جو کھانا کھاتے وقت پاس کھڑے نہ ہو سکتے تھے۔ جن کے ناک کان کاٹے جاتے تھے۔ جنہیں ایسا ذلیل سمجھا جاتا تھا۔ کہ جس سے زیادہ کوئی چیز دنیا میں ذلیل نہیں دکھائی دیتی۔

## حضرت زیدؓ کا واقعہ

یہ چند احکام تو نمونہ از خروارے کے طور پر میں نے آپ کے سامنے پیش کئے ہیں۔ اب میں چند مثالیں اور واقعات پیش کرتا ہوں۔ جن سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ آپؐ کا سلوک کیسا بے نظیر تھا۔ پہلا واقعہ وہ ہے۔ جو قبل از نبوت کا ہے۔ یعنی زید بن حارثہ کا واقعہ ایک ہندو مؤرخ شردھے پرکاش اس واقعہ کے متعلق لکھتا ہے "چند روز بعد محمدؐ صاحب نے ہمدردی بنی نوع انسان کا ایک پورا پورا نمونہ صرف اپنے وطن بلکہ کل دنیا کو کر کے دکھایا۔ وہ یہ تھا۔ کہ زید بن حارثہ

کسی لڑائی میں پکڑا گیا۔ اس کے دشمنوں نے اس کو خدیجہؓ کے بھتیجے کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ بھتیجے نے یہ غلام اپنی پھوپھی کی نذر کیا۔ محمدؐ صاحب (صلعم) نے زید کی حالت پر رحم کھا کر اس کو خدیجہ سے مانگ لیا۔ اور آزاد کر دیا۔ زید کے باپ کو اس بات کی کچھ خبر نہ تھی۔ تھوڑے دنوں بعد وہ کچھ روپیہ لے کر اس کو رہا کرانے کے لئے آیا۔ تو محمدؐ صاحب نے کہا۔ یہ آزاد ہے۔ اس کی مرضی ہو۔ یہاں رہے۔ اس کی مرضی ہو۔ آپ کے ساتھ چلا جائے۔ مگر زید نے محمدؐ صاحب کے پاس رہنا پسند کیا۔ اور محمد صاحب نے اپنی پھوپھی زاد بہن زینب سے جو نہایت خوبصورت اور ایک اعلےٰ خاندان عرب سے تھی۔ نکاح کروا دیا" (سوانح عمری حضرت محمدؐ صاحب مصنفہ شردھے پرکاش جی۔ ص ۲۵ و ۲۶)

اس واقعہ سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ آپؐ کا سلوک کس قدر بے نظیر تھا جس سے گرویدہ ہو کر زید بن حارثہؓ نے آزادی کو لات ماردی اور آپ کی غلامی کے شرف کو قبول کر لیا۔

## حضرت انسؓ کا واقعہ

دوسرا سلوک آپ کے اپنے ایک اور خادم سے ہے۔ یعنی حضرت انسؓ سے جن کو انکے اقرباء نے بچپن سے ہی آپ کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا۔ آپ نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت متواتر دس سال کی۔ اور اس عرصہ کے متعلق جو بیان دیا۔ وہ یہ ہے:-

خدمت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عشر سنین فما قال لی اُفّ قطه وما قال لشیٔ صنعتہ لم صنعتہ ولا لشیٔ ترکتہ لم ترکتہ فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احسن الناس خلقاً۔ کہ میں نے حضور صلعم کی دس سال تک خدمت کی۔ کبھی بھی آپؐ نے میری غلطی پر اُفّ تک نہ کہا۔ اور کبھی میرے کئے ہوئے کام کے متعلق آپ نے یہ نہ فرمایا۔ کہ تم نے ایسا کیوں کیا۔ یا جس کام کو میں نے نہیں کیا تھا۔ حضورؐ نے کبھی نہیں فرمایا۔ کہ تم نے کیوں فلاں کام نہیں کیا۔ پس حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف تعلیم ہی دی۔ کہ اپنے خدام اور غلاموں سے حسن سلوک کرو۔ بلکہ خود کر کے دکھا دیا۔ کہ ایسا سلوک کرنا چاہیئے۔

## فتح مکہ کا واقعہ

تیسرا وہ واقعہ ہے۔ جو آپؐ کی زندگی میں ایک نہایت ہی شاندار ہے۔ یعنی فتح مکہ کا واقعہ۔ آپؐ اس بستی میں فاتحانہ انداز سے داخل ہوئے۔ جس سے معاندین کی عداوت اور سخت تکالیف کی وجہ سے آپ نہایت بے سروسامانی کے ساتھ نکالے گئے تھے۔ اور وہ تمام دشمن جو متواتر ۲۲ سال سے درپے آزار تھے۔ جن کی تلواروں نے بیسیوں صحابہ کرامؓ کا خون بہایا تھا۔ اور جن کے ہاتھ سینکڑوں مسلمان مظلوموں کے خون سے رنگین تھے۔ آخر ان پر جب آپؐ نے فتح حاصل کر لی۔ اور وہ پابجولاں آپؐ کے سامنے کھڑے کئے گئے۔ اور قیدیوں کی حالت میں سامنے لائے گئے۔ تو آپ نے فرما دیا۔ انتم الطلقاء جاؤ تم آزاد ہو۔ تم پر کوئی ملامت نہیں۔ اس وقت اگر آپ ان تمام دشمنوں کی گردن مارنے کا حکم دیدیتے۔ تو بھی کوئی مہذب سے مہذب حکومت اس پر اعتراض نہ کر سکتی۔ اگر آپ ان کو قید کر لیتے۔ تو بھی کوئی آواز بلند نہ کرتا۔ اور اعتراض نہ کرتا۔ کیونکہ وہ بلحاظ مفتوح ہونے کے اس وقت کے تمدن کے مطابق آپ کے غلام تھے۔ مگر حضور رحمت للعالمین نے ان سب کو نہایت فراخ دلی کے ساتھ آزاد کر دیا۔ اور فرمایا۔ جاؤ تم آزاد ہو۔ تم پر کوئی ملامت نہیں۔ مگر ظاہری غلامی سے چھوٹ کر انہوں نے آپؐ کی روحانی غلامی اختیار کر لی۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی غلامی کی توفیق عطاء فرمائے۔ (خاکسار۔ غلام احمدؐ مجاہد عفی عنہ)

---

# سیرت نبویؐ کے جلسے
## اور
# الفضل کا خاتم النّبیین نمبر

---

ناظرین الفضل کو معلوم ہے۔ اس سال ۲۶ر اکتوبر کو سیرت نبوی کے جلسے ہونگے۔ اس موقعہ پر بہترین ہدیہ جو کسی دوست کے لئے ہو سکتا ہے۔ وہ الفضل کا خاتم النّبیین نمبر ہے۔ جو جون ۱۹۲۸ء میں شائع ہوا۔ اور وہ جو جون ۱۹۲۹ء میں شائع ہوا۔

۱۹۲۸ء کے خاص نمبر کی قیمت ۱۲ر تھی۔ اب ہم اسے ۲ر میں اور ۱۹۲۹ء کے خاص نمبر کی قیمت ۵ر ہے۔ وہ ۳ر میں مع محصولڈاک دیدینگے۔ دو چار نمبر منگوانے ہوں۔ تو ٹکٹ بھجوا دیں۔ فی پرچہ دو پیسے محصول کے ہونگے۔

اس موقع پر ان نمبروں کی اشاعت بہت ہی ثواب کا کام ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہمارے احباب اس میں پُرجوش حصّہ لینگے۔ اس وقت ہندو مسلم اتحاد کی سخت ضرورت ہے۔ اور یہ اتحاد کسی مستحکم بنیاد پر ہونا چاہیئے۔ اور وہ سوا اس کے نہیں۔ کہ ہندو ہمارے ہادی و رہنما حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راستباز تسلیم کر لیں۔ اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محامد و اوصاف سے آگاہ ہوں۔ اور ان غلط فہمیوں سے نجات پا لیں۔ جو درانداز وں تفرقہ پردازوں کی طرف سے ڈالی گئی ہیں۔ ان کے لئے بہترین مجموعہ مضامین ان خاص نمبروں میں ہے۔ جو الفضل کے شائع ہوئے ہیں۔ ان نمبروں میں ملک وملت کے علماء و فضلاء اور چوٹی کے انشاء پردازوں کے مضامین قادر الکلام شاعروں کی نظمیں ہیں۔ نہ صرف مردوں کے لکھے ہوئے۔ بلکہ تعلیم یافتہ خواتین کے بھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا ہر پہلو دکھایا گیا ہے۔ پس میرے عزیزو۔ میرے بھائیو۔ میرے دوستو۔ اٹھو اور ایسا ہو۔ کہ ۲۶ر اکتوبر کو ہر ناظر الفضل اپنے کسی نہ کسی غیر مسلم دوست کو ایک نمبر الفضل خاتم النّبیین نمبر کا تحفہ دے۔ دو تین آنے کے پیسے تو کچھ چیز نہیں۔ باعتبار مضامین یہ نہایت قیمتی یادگار زمانہ تحفہ ہوگا۔ اگر خریداران الفضل پسند کریں اور رائے عامہ اس کی مؤید ہو۔ تو ہم ہر خریدار الفضل کو ۱۹۲۹ء کا خاتم النّبیین نمبر بھجوا دیتے ہیں۔ اور ۲؍۔ اس کے حساب میں درج کر لینگے۔ جو بعد میں جب کبھی قیمت الفضل وصول کرنے کے لئے وی پی ہونگے۔ تو یہ ۲؍ اس میں شامل کر لئے جائیں گے۔ میں ایک ہفتہ تک انتظار کروں گا۔ اگر ناظرین کو یہ تجویز پسند ہوئی۔ تو ایسا کر دیا جائیگا۔

دوم۔ میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ ۲ر ستمبر سے ۲۰ر اکتوبر تک جو صاحب الفضل کے نئے خریدار ایک سال کے لئے ہونگے۔ اور قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر ادا فرما دینگے۔ یا وی پی کی اجازت مرحمت کرینگے۔ تو ان کو خاتم النّبیین نمبر ۱۹۲۹ء کا مفت ہدیہ ہوگا۔ بلکہ یہی نمبر وی پی ہوگا۔ (مینیجر الفضل)

---

# ۲۶ر اکتوبر کو یاد رکھیئے

احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں بذریعہ ان سطور کے گذارش کی جاتی ہے کہ ۲۶ر اکتوبر کا مبارک دن قریب سے قریب تر آ رہا ہے۔ آپکو چاہیئے کہ نہایت سرگرمی سے جلسوں کے منعقد کرانے میں لگ جائیں۔ اور جلد سے جلد اس دفتر کو اطلاع دیں۔ کہ کسقدر جلسوں کا انتظام آپ کر چکے ہیں۔ کئی دن ہوئے۔ لیکچراروں کے ناموں کا نقشہ بنانے کیلئے فارمیں بھیجی جا چکی ہیں۔ مگر کسی جماعت نے کوئی فارم پر کر کے ہمیں واپس نہیں کیا۔ بس ہ بخوشید اسے جاناں تا بدیں قوت شود پیدا۔ (اسسٹنٹ سکرٹری ترقی اسلام)

# آج کا بمبئی

(از جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی)

## گنپتی کا میلہ

ان ایام میں یہاں گنپتی کا ایک تیوہار ہوتا ہے۔ اس تیوہار کے ساتھ مجھے اس خونی داستان کی یاد اکر تزہ یاد دیتی ہے جو ایک موقعہ پر اس سرزمین نے خونی حرفوں میں نمایاں کی۔ اور خونِ مسلم کی ارزانی کا نظارہ دیکھا۔ میں چوپاٹی میں سمندر کے کنارے کھڑا تھا۔ کہ میں نے دیکھا سینکڑوں نہیں ہزاروں مورتیاں اٹھائے ہوئے جلوس چلے آرہے ہیں مختلف سمتوں سے گاتے بجاتے اور اپنے علم بلند کئے ہوئے مختلف ذاتوں اور فرقوں کے ہندو آرہے ہیں۔ ان مجمعوں میں مَیں نے ایک ترتیب اور نظام مشاہدہ کیا۔ اور ان میں ایک فدائیت اپنے مذہب کے لئے معائنہ کی۔ یہ لوگ ہر طبقہ کے تھے۔ تعلیم یافتہ۔ تاجر مزدور سب ہی تھے۔ انہوں نے گنپتی کے بتوں کو سر پر اٹھایا ہوا تھا۔ یا پالکیوں میں رکھا ہوا تھا۔ وہ سمندر کے کنارے لاتے۔ اور ان کے سامنے آرتی اُتارتے۔ اور اس کی مہما اور توصیف کے گیت گاتے پھر ان میں سے ایک شخص اسے اپنے سر پر رکھکر سمندر میں لے جاتا۔ اور پانی کے اس حصہ میں جو خوب گہرا ہوتا۔ اُسے رکھ آتا۔ میں ایک طرف ان لوگوں کی سیاسی سرگرمی کو دیکھتا۔ اور دوسری طرف میں نے ان کے ان مذہبی جذبات کو عملی رنگ میں دیکھا۔ کچھ شک نہیں مجھے حیرت ہوئی۔ کہ کس طرح ایک تعلیم یافتہ انسان اپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے بُت کو پوجتا اور اپنا حاجت روا یقین کرتا ہے۔ مگر مجھے ان کی اس عقل و دانش کی تذلیل اور مقام انسانی کی تحقیر پر افسوس بھول گیا۔ بلکہ میں نے یہ سوچا۔ کہ عقیدہ کی پختگی ایک روحِ عمل پیدا کرتی ہے۔ ان کا عقیدہ کتنا ہی باطل دور از عقل و خرد ہو۔ علمی حیثیت سے ایک لغویات ہو اقتصادی پہلو کے لحاظ سے تضیع مال ہو۔ مگر یہ بات اس کی تہ میں نمایاں ہے۔ کہ وہ اس پر ایسا ایمان رکھتے ہیں۔ کہ وہ اس کے لئے ہر قسم کی قربانی کرتے ہیں۔ قرآن مجید نے جہاں اعمال کی تعلیم دی ہے۔ اور دعوت عمل کا آوازہ بلند کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایمان کو مقدم کیا ہے۔ میں نے ان بتوں کے جلوس کو دیکھا۔ ان کے پرستاران کی ٹولیوں میں پھر کر دیکھا۔ باوجودیکہ میں بُت پرستی کا دشمن ہوں۔ مگر میں ان کی اس ادا پر قربان ہو رہا تھا۔ کہ ان میں ایک قسم کی روحِ عمل کام کر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:-

از عمل ثابت کُن آں نورے کہ در ایمان تست
دل چو دادی یوسفے را راہ کنعاں واگزیں

ایک عجیب بات جو گنپتی کے جلوسوں میں مَیں نے مشاہدہ کی۔ وہ یہ تھی۔ کہ تمام لوگ کانگریسی ٹوپی اور کھدر میں ملبوس تھے۔ اور وہ گنپتی کی تعریف کے گیت گاتے ہوئے گاندھی جی کی جے کے نعرے بھی بلند کرتے تھے۔

## دو انگریز ناظر

میں اس ہجوم میں پھر رہا تھا۔ کہ ایک موقعہ پر دو یوروپین نوجوانوں کے ایک گروہ میں کھڑے ہوئے گنپتی کے تیوہار اور اس تقریب کے اعمال کے متعلق دلچسپ بات چیت کر رہے تھے۔ اور ایک نوجوان اپنے خیال اور عقیدہ کے موافق ان کے سوالات کا جواب دے رہا تھا۔ میں نے بھی اس صحبت سے لطف اٹھانا پسند کیا۔ ایک یوروپین نے سوال کیا۔ تم اس گنپتی کے بُت کو سمندر میں کیوں ڈالتے ہو۔ نوجوان نے جواب دیا۔ گنپتی ہمارے گھر میں مہمان ہوتا ہے۔ اور چار دن کے بعد ہم اس کو گھر میں اگر رکھیں۔ تو پھر سارا سال رکھنا پڑتا ہے۔ اور اس کی موجودگی میں کوئی شخص نہ شراب پی سکتا ہے۔ نہ گوشت کھا سکتا ہے۔ اور نہ اور کسی قسم کی عیش کی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ اگر کسی اور جگہ رکھیں۔ تو بے حرمتی ہوتی ہے اس واسطے دریا میں دبا دیتے ہیں۔ اس پر میں نے اس نوجوان سے کہا (عرفانی) کیا آپ گنپتی کو سمندر میں اس لئے پھینکتے ہیں۔ کہ وہ آپ کا مہمان ہوتا ہے۔ اور یہ اس کے احترام کا ذریعہ ہے۔

(نوجوان) ہاں۔

(عرفانی) تو کیا آپ اپنے عزیز رشتہ داروں کو بھی جو آپ کے گھر مہمان ہوں۔ سمندر میں پھینک دیتے ہیں۔ یہ کہنے پر ساری منڈلی ہنس پڑی۔ اور نوجوان کھسیانا ہو کر کہنے لگا۔ آپ منطقی گفتگو کرتے ہیں۔ میرا جواب صاف تھا۔ کہ منطقی تو ہر شخص ہوتا ہے۔ خواہ اُسے یہ معلوم نہ ہو۔ کہ وہ منطقی ہے۔ ان نوجوان انگریزوں نے بھی میری اس گفتگو پر دلچسپی کا اظہار کیا۔

## بُت پرستوں سے سبق

یہ تو ایک وقتی لطیفہ تھا۔ مگر میرے دل میں ایک ہول پیدا ہوا۔ کہ ایک بُت پرست اپنے بُت کے متعلق کیا عقیدہ رکھتا ہے۔ اور میں بہت پیچھے کے فکر میں ڈوب گیا۔ کہتے ہیں۔ جب عزیز مصر کی بیوی نے یوسف علیہ السّلام کو پھسلانا چاہا۔ تو جس کمرہ میں وہ تھی۔ وہاں ایک بُت رکھا ہوا تھا۔ اس نے اس پر ایک کپڑا ڈالدیا۔ تاکہ وہ اس کی حرکات نہ دیکھ سکے۔ یوسف علیہ السّلام کے سوال پر کہ ایسا کیوں کیا ہے۔ اس نے یہی جواب دیا۔ تو یوسف علیہ السّلام نے اپنے خبیر و بصیر خدا کی طرف توجہ کی۔ یہ بات امر واقعہ ہو۔ یا قصہ۔ مگر اس میں ایک تعلیمی سبق ضرور ہے۔ کہ انسان اگر اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ پر یقین رکھتا ہو۔ تو اس کے اندر گناہ سوز فطرت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک بُت پرست اپنے بُت کو اس لئے گھر میں نہیں رکھتا۔ کہ اس کے اعتقاد کے موافق اس کی موجودگی میں اُسے ایک زاہدانہ زندگی بسر کرنی پڑیگی۔ اور اگر اس کی موجودگی میں کوئی پاپ اس کے عقیدہ کے موافق ہو گیا۔ تو بیڑا غرق ہو جائیگا۔ پھر وہ شخص جو ایک دانا۔ بینا۔ اور حاضر و ناظر خدا پر ایمان رکھتا ہے۔ اس سے بڑھکر بد قسمت کون ہوگا جو اس کے حکموں کو توڑے۔

میں اسی فکر میں کھڑا ہوا قرآن مجید کے فلسفہ صفات پر غور کرنے لگا۔ جہاں انسان کے تزکیہ اعمال اور تہذیب نفس پر بحث ہے۔ وہاں خدا تعالےٰ کی ان صفات کا بھی اظہار کیا گیا ہے۔ خبیر بما تعملون۔ خبیرٌ۔ بصیرٌ۔ علیمٌ۔ یہ تمام صفات ایسی ہیں۔ کہ جب انسان ان صفات کی تجلیات سے فیض پاتا۔ اور اپنے ایمان میں ان سے قوت حاصل کرتا ہے۔ تو اسے بدیوں پر فتح نصیب ہوتی ہے

بُت پرست کے اس عقیدہ نے مجھے یہ سبق دیا۔ کہ میں نے اس کی کمزوری کو اپنی کمزوری کے موافق قابل تعریف پایا۔ وہ بُت کے سامنے ارتکاب بدی کی جرأت نہیں کرتا۔ اس لئے اسے سمندر میں پھینک آتا ہے۔ مگر میں نے دیکھا۔ کہ خدا تعالیٰ پر ایمان کا دعویٰ کرکے پھر غلطیوں اور کمزوریوں میں دلیر ہوں۔ ربِّ انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہٗ لا یغفر الذنوب الا انت۔

غرض میں نے اس نظارہ کو دیکھا اور بمبئی کے بُت پرستوں کی عقیدت کے جذبہ پر شرمندہ ہوتا ہُوا واپس چلا آیا۔

## قانون شکنی کا نمکین مظاہرہ

کانگریس کی سرگرمیوں کو میں یہاں ہر روز دیکھتا تھا۔ لیکن ۵ ستمبر ۱۹۳۰ء کے دن میں نے قانون نمک کی خلاف ورزی کا مظاہرہ بھی دیکھا۔ ۴ ستمبر کی شام کو تمام بازاروں اور گلی کوچوں میں منادی کی گئی۔ کہ کل ۵ ستمبر کو قانون نمک کی خلاف ورزی ہو گی۔ میں اس مظاہرہ کے دیکھنے کے لئے چوپاٹی پر گیا۔ ہزارہا نفوس کا ایک سمندر سمندر کے سامنے موجیں مار رہا تھا۔ اور قومی جھنڈے لہرا رہے تھے۔ ہر حصہ سے لوگوں کے جھنڈ کے جھنڈ ایک ترتیب کے ساتھ قومی نظمیں پڑھتے ہوئے آ رہے تھے۔ چوپاٹی کے وسیع ساحل سمندر پر ایک بہت بڑا مجمع تھا۔ مختلف رنگوں میں قومی جوش پیدا کیا جا رہا تھا۔ انتظام میں پولیس کی کوئی مداخلت نہ تھی۔ والنٹیر خود سب کچھ کر رہے تھے۔ آلہ نشر صوت لگایا گیا تھا۔ اور مختلف مقامات پر اس کے ذریعہ تقریر صاف صاف سنی جاتی تھی۔ میں اس کارروائی کو یہاں دینے والا نہیں بلکہ مختصراً چند باتیں عرض کر جاؤنگا۔ جب گاندھی جی نے اس مہم کا آغاز کیا۔ مَیں قادیان میں تھا۔ اور اب میں اسی واقعہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ آخر ایک حلقہ میں چند والنٹیروں نے اپنے ہاتھ کی زنجیر سے بنا لیا تھا۔ نمک سازی کی مہم کا آغاز ہوا۔ آگ جلائی گئی۔ اور اس پر بڑی بڑی تھالیاں رکھکر نمک سازی کے ذریعہ قانون شکنی کا ارتکاب کیا گیا۔

پولیس کے چند یورپین عہدہ دار آئے۔ اور انہوں نے نمک سازوں کو دیکھا۔ اور خراماں خراماں چلے گئے۔ اسی شام کو ان کی گرفتاری عمل میں آگئی۔ پولیس کی اس دانشمندی نے کوئی شور پیدا نہ ہونے دیا۔ میں نے قانون شکنی کے حامیوں سے پوچھا۔ کہ اگر آپکی حکومت ہو۔ اور کوئی قانون آپ ملک کے فائدہ کے لئے وضع کریں۔ اور ایک جماعت کسی وجہ سے ناراض ہو کر آپ کے وضع کردہ قانون کو توڑ دے۔ تو آپ کیا کریں گے انہوں نے کہا۔ ایسے باغیوں کو سزا دینگے۔ میں نے کہا۔ بہت ٹھیک ہے۔ میری سمجھ میں آگیا۔ حکومت موجودہ کو ایسے قانون شکنوں کو سخت سزا دینی چاہیئے۔ جو ملک کے اخلاق بگاڑتے ہیں۔ اور ان میں قانون شکنی کی روح پیدا کرتے ہیں۔ میرے اس نتیجہ پر انہیں رنج ہوا۔ اور کہنے لگے۔ ہم بدیشی گورنمنٹ کو مجبور کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ہمارا حق ہم کو دے۔ میں نے کہا۔ اگر کوئی حق محض قانون شکنی سے ہی ملتا ہو۔ تو قومی اخلاق کی حفاظت کا تقاضا یہ ہونا چاہیئے۔ کہ اس حق کو قربان کر دیں۔ قوم کی بہترین اخلاق بہت قیمتی ہوتے ہیں۔ اس کا انہوں نے مجھے جواب تو کوئی نہ دیا۔ البتہ یہ کہا۔ کہ ہم سوراج لیکر قوم کے اخلاق درست کر لینگے۔ میں نے یہ کہکر بات ختم کر دی۔ کہ قانون شکنی کا عادی بنا کر ان سے قومی اخلاق کی امید نہ رکھو۔

مختصر یہ کہ میں نے اس نمک سازی کے مظاہرہ کو دیکھا اور میں نے یہ سمجھا۔ کہ حکومت اگر اس مہم کی ابتداء میں یہی پالیسی اختیار کرتی۔ تو یقیناً ملک میں اس قدر شورش نہ ہوتی۔ اور نہ پراپیگنڈا ہوتا۔ میں نے یہ بھی خیال کیا۔ کہ گو میں اس طریق عمل سے متفق نہیں ہوں۔ مگر قوموں کی تعمیر میں اس قسم کی دھن ہوتی ہے۔ اور جب تک یہ دھن اور جنون نہ ہو۔ قوموں کی عملی قوت مضبوط نہیں ہوتی۔ کانگرس نے یہاں جو خصوصیت اور اثر پیدا کیا ہے۔ وہ نہایت قابل غور ہے

## مسلمانوں کی حالت

کانگرس کی سرگرمیوں میں میں نے اسلامی عنصر کو یہاں قریباً مفقود پایا۔ نمک سازی کے لئے جو جلوس نکلا۔ اس میں میری نظر سے صرف ایک پارٹی مسلمانوں کی گذری۔ جس میں بارہ نوجوان تھے۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ یہاں مسلمان اس میں شریک نہیں ہونگے۔ مگر یہ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ ان کی خصوصیت نمایاں نہیں۔

بہ حیثیت مجموعی اور قومی رنگ میں مسلمان اس تحریک سے الگ ہو چکے ہیں۔ اگرچہ ہڑتالوں وغیرہ میں وہ مجبوراً شریک نظر آتے ہیں۔ اس لئے نہیں۔ کہ وہ ہڑتال کرنے ہیں۔ بلکہ کاروبار عام طور پر معطل ہو جاتا ہے۔ کانگرس کی ان سرگرمیوں سے مسلمانوں میں بھی کام کرنے کی روح پیدا ہو رہی ہے۔ چنانچہ مختلف محلوں میں تنظیم کمیٹیاں بن رہی ہیں۔ اور نوجوان مسلمان بھی اپنے عساکر اسلامی کی تنظیم میں مصروف عمل ہیں۔ انہوں نے گیارھویں کی تقریب پر ایک بڑا جلوس نکالا۔ میں نے اس جلوس کو بھی دیکھا اور ہندوؤں کے جلوس کو بھی دیکھا۔ مگر قوت عمل میں ایک نمایاں فرق پایا۔ ہندو کو میں نے دیکھا۔ کہ وہ اس نشہ سے سرشار ہے۔ جو اس نے قومی برتری کے جذبات کو پیدا کرنے کے لئے پی لیا ہے۔ اور مسلمان کو دیکھا۔ کہ وہ ہندو کا مقلد اور اسکی ریس کرتا ہے۔

میرے اس ریمارک کو کسی رنگ میں دیکھا جائے میں اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ لیکن ایک حقیقت ہے۔ جس کو میں چھپانا نہیں چاہتا۔ مسلمان مخلص فی الدین ہوتا ہے۔ وہ پیدا کیا گیا ہے۔ کہ لوگ اس کے پیچھے چلیں۔ ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں جاپان کی ترقی کا ذکر ہوا۔ اور نیز یہ کہ آریہ سماج وہاں ایک تبلیغی مشن بھیجنا چاہتی ہے۔ ہم کو بھی ایک مشن بھیجنا چاہیئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا۔ اس کا مفہوم یہ تھا۔ کہ پھر تو ہم کو آریہ سماج الہام کرنے والی ہو گی۔ ہم ان کی تقلید نہیں کرتے۔ جب اللہ تعالےٰ کا منشا ہو گا۔ وہ آپ ہم کو ہدایت کریگا۔ مسلمانوں کو اب گویا ہمسایہ قوم اپنے پیچھے چلا رہی ہے۔ انہوں نے ہندوؤں کے سنگھٹن کو دیکھا اور تنظیم کا سوال پیدا کیا۔ حالانکہ اسلام تنظیم کی روح لیکر آیا ہے۔ اور کسی کا مسلمان کہلانا ہی تنظیمی اور اتحادی ذمہ داری کو لازم کر دیتا ہے۔ میں یہ اظہار رائے اس لئے کرتا ہوں۔ کہ مجھے خطرہ ہے۔ کہ پہلے بھی جب ہندوؤں کی دیکھا دیکھی کوئی قدم اُٹھایا گیا۔ وہ مضبوط ثابت نہ ہوا۔ ڈاکٹر کچلو تنظیم کا علمبردار ہو کر کھڑا ہوا۔ مگر بالآخر وہ کانگرس کا فرزند بن گیا۔ اور تنظیمی دعوت گم ہو گئی۔ اب پھر اس کے لئے قدم اٹھایا گیا ہے۔ اسکی کامیابی کے لئے ہر مسلمان دست بدعا ہے۔ لیکن مجھے ایک خطرہ محسوس ہوتا ہے۔ اور میں اس کے اظہار سے نہیں رُک سکتا۔ کہ کیا یہ مختلف انجمنیں جو مختلف ناموں سے کھڑی کی جا رہی ہیں۔ مسلمانوں کو وحدت کی طرف لا رہی ہیں۔ یا شقاق کی طرف لے جا رہی ہیں؟ اسی مرحلہ پر اس سوال کو سوچ لینا چاہیئے۔ یہاں بمبئی ہی میں متعدد انجمنوں کے نام پڑھتے ہیں۔ جن کے اغراض اس محور پر گردش کر رہے ہیں۔ کیا مولانا شوکت علی اور انکے رفقائے کار اس سوال پر غور کرنیکی تکلیف گوارا فرمائینگے؟ مسلمانوں کے جلوس میں ایک بات مجھے خوشی کی بھی نظر آئی۔ کہ اس جلوس میں مختلف انجمنوں کے نمایندے اور والنٹیر ایک جھنڈے کے

# وصیّت کی تکمیل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں تحریر فرماتے ہیں:۔ "خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں۔ کہ جو لوگ ایمان لائے۔ ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں۔ اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں۔ اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے۔ کہ وہی ہیں۔ جن کا قدم صدق کا قدم ہے"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ فرماتے ہیں۔ "میرے نزدیک ہر وہ جائداد جس سے کسی کا گذارہ نہیں چلتا۔ اس کی اگر وصیت کرتا ہے۔ تو وہ وصیت نہیں ہے۔ اس لئے میں نے کارکنوں کو توجہ دلائی ہے۔ کہ اس قسم کی وصیتیں فضول ہیں۔

ایک زمیندار ہے۔ اگر وہ اپنی زمین کا دسواں حصہ وصیت میں دیدیتا ہے۔ تو وہ وصیت کا حق ادا کر دیتا ہے کیونکہ اس کے گذارہ کا ذریعہ زمین ہی ہے۔ مگر ایک ملازم جو تین چار سو روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا ہے۔ یا ایک تاجر جسے تجارت کی آمدنی ہے۔ وہ اگر وصیت میں جدی مکان کا کچھ حصہ دیکر پچاس یا ساٹھ روپیہ دیدیتا ہے۔ تو وہ وصیت کے منشاء کو پورا نہیں کرتا۔ وصیت کے لحاظ سے وہ جائداد والا نہ تھا۔ اس کی آمدنی تھی۔ اسے آمد سے وصیت کا حصہ دینا چاہیئے تھا"

اس ارشاد کی تعمیل میں چوہدری امیر محمد خان صاحب سب انسپکٹر انتقال اراضی ننگل انبیا ضلع جالندھر لکھتے ہیں۔ میں پہلے اپنی جائداد غیر منقولہ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کر چکا ہوں۔ اب میں بقائمی ہوش و حواس بغیر دباؤ کے گواہان خدا کی عطا کردہ توفیق کے ساتھ اپنی ماہوار آمدنی کا بھی دسواں حصہ داخل کرتا رہوں گا۔ آج کل میری تنخواہ ۹ روپیہ ماہوار ہے۔

اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کی قربانی قبول فرمائے۔ اور دوسرے موصیوں کو بھی توفیق بخشے۔ کہ وہ اپنی اپنی وصیتوں کی اپنی زندگی میں تکمیل کر سکیں۔

(سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان دارالامان)

ہر سچے ہندی مسلمان کو اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہئیے

دوستوں کو چاہئیے سینکڑوں کی تعداد میں منگوا کر تقسیم کریں

# ہندو راج کے منصوبے

تیسرے ایڈیشن میں سے صرف اب چند نسخے باقی ہیں۔ احباب جلد منگوا لیں

یہ معرکۃ الآراء اور اپنی قسم کی بے نظیر کتاب اس قابل ہے۔ کہ کثرت سے مسلمانوں میں پھیلا دی جائے۔ تاکہ وہ کانگریس کی امن شکن تحریک سے بچے رہیں۔ اور اپنے جائز حقوق کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ عام اشاعت کو مدنظر رکھتے ہوئے قیمت بھی نہایت قلیل رکھی گئی ہے۔ اگر دوست باہم مل کر اکٹھا آرڈر دیں۔ تو انہیں ۲۰ نسخے سات روپے میں۔ پچاس ساڑھے بارہ روپے میں۔ اور سو نسخے صرف بیس روپیہ میں مل جائینگے۔ ویسے فی نسخہ ۶/ اور ایک روپیہ کے تین ہے۔ بیرونی جماعتوں کو چاہئیے۔ کہ زیادہ سے زیادہ تعداد کا آرڈر بھیجیں۔ تاکہ رعایت سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اس کتاب کی عمدگی اور افادہ کے متعلق بزرگان سلسلہ کی بہت سی رائیں پہلے شایع ہو چکی ہیں۔ دو ذیل میں اور ملاحظہ فرمائیے:۔

**حضرت مفتی محمد صادق صاحب:۔** ملک فضل حسین صاحب نے اس وقت کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہندوؤں کی خفیہ سازشوں اور مسلمانوں اور دیگر غیر ہندو اقوام کے خلاف ان کے تباہ کن منصوبوں کی تاریخ اس زمانہ سے لیکر جب سے مسلمانوں کی حکومت ہندوستان میں شروع ہوئی۔ آجتک کی واقعات صحیحہ سے اس خوبی کے ساتھ بیان کر دی ہے۔ کہ پڑھنے والے کو کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ کہ آئندہ اگر ہندوؤں کا راج ہندوستان میں ہو جائے۔ اور درمیان سے انگریزوں کا قدم اٹھ جائے۔ تو پھر مسلمانوں کی کیا گت بننے والی ہے۔ میرے خیال میں یہ کتاب نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ ان ہندوؤں کو بھی پڑھنی چاہئے۔ جو اپنی قومیت کے تعصب میں انسانیت کے حقوق کو بالکل بھول نہیں گئے۔ بہتر ہوگا۔ کہ اس کتاب کو انگریزی میں ترجمہ کر کے ملک میں کثرت سے شایع کیا جائے۔

**جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ لاہور:۔** "آپ کی کتاب بے نظیر ہے۔ واقعی یہ بڑی محنت کا کام کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتوں کی ہدایت کا موجب کرے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہو۔ اور آپ کو اس کا نیک پھل عطا ہو۔ مجھے ۹۸ کتابیں ہی ملیں۔ جو خرچ ہو گئیں۔ وقت ضرورت اور نہ مل سکیں۔" اس کے بعد ۲۲۵ نسخے صاحب موصوف اور بھی منگوا چکے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء:

**امن کے حامی دوستو! اگر تم چاہتے ہو۔ کہ مسلمان کانگریس کی امن شکنیوں میں حصہ نہ لیں۔ تو اس کتاب کی کثرت سے اشاعت کرو:**

ملنے کا پتہ:۔ **بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان**

---

## خواہشمندان تجارت و متلاشیان روزگار توجہ کریں:

اگر آپ بے روزگار ہیں۔ تو یوروپ و امریکہ کے سیکنڈ ہینڈ کوٹوں کی تجارت کیجئے ہم نے امسال قیمتوں میں خاص رعایت کر دی ہے۔ گرم کوٹ مردانہ مختلف سائز و رنگ سو کوٹوں کی سربندہ گانٹھ درجہ اول دو صد بیس روپیہ۔ درجہ دوم دو صد روپیہ۔ اوور کوٹ پچاس عدد کی گانٹھ درجہ اول یکصد اسی (۱۸۰) روپیہ۔ درجہ دوم یکصد پچاس روپیہ۔ جملہ گانٹھیں ولایت کی سربند ہونگی۔ پچیس فیصدی کے حساب سے رقم پیشگی آنے پر بقیہ قیمت پر وی۔ پی کی جاتی ہے۔ کل قیمت بھیجنے والے کو پانچ روپیہ فی گانٹھ کے حساب سے رعایت دی جاویگی۔ کرایہ ریل ہمارے ذمہ ہوگا۔ تین یا زائد گانٹھیں اکٹھی طلب کرنے والے کو دو روپیہ سینکڑہ کے حساب سے مزید رعایت دیجائیگی۔ مال عمدہ ہوگا۔ ایک دفعہ منگا کر آزمایش کیجئے۔ فوراً آرڈر دیجئے۔ تاکہ مال گاڑی سستے ہی وقت پر پہونچ جاوے۔

(۲) کٹ پیس کی تجارت کے خواہشمندان کیلئے سوتی ریشمی نمونہ کی گٹھڑیاں جو یکصد چونتیس روپیہ کی مالیت کی پچیس روپیہ پیشگی آنے پر بقیہ قیمت پر وی۔ پی کی جاتی ہیں۔ اور کل قیمت پیشگی بھیجنے والے کو یکصد تیس روپیہ میں روانہ ہوتی ہیں۔ کرایہ ریل بذمہ ہمارے ہوگا۔ ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے ماہواری مال حاطر خواہ منگانے والے کو دس روپیہ ماہوار کرایہ دوکان بھی دیا جائیگا:

(۳) اگر آپ اس تجارت پر سو روپیہ سے دو ہزار روپیہ تک بہ اقساط لگانا چاہیں۔ تو آپ کو بیس فی صدی شرح سالانہ کے منافعہ ملنے کے علاوہ کاروبار میں بھی آپ کو سہولت رہیگی جوابی طلب امور بذریعہ جوابی ٹکٹ طلب کریں:

**دی انگلو امریکن ٹریڈنگ کمپنی بمبئی نمبر ۸**

---

## ضرورت رشتہ

ایک احمدی نوجوان قوم راجپوت ۲۲ سالہ برسر روزگار۔ اچھی صحت اچھے اخلاق والے کے لئے پہلی بیوی کے غیر احمدی ہونیکی وجہ سے رشتہ کی ضرورت ہے۔ مزید حالات معلوم کرنے کے لئے خط و کتابت بنام شیخ عبد اللطیف صاحب بٹالوی محلہ مریڑ راولپنڈی چھاؤنی کریں:

---

## نیک نام گھڑیاں

ایک گھڑی برسوں کافی — فل جوئل لیور گارنٹی شدہ

اخلاقاً اور انصافاً ہماری ذمہ واری

گھڑی خلاف آرڈر پہونچے۔ فوراً واپس کریں۔ تبدیلی معہ خرچ ہمارے ذمہ ہے۔ ہر گھڑی کی درستی ایک سال تک مفت۔ بے احتیاطی باعث نقصان ہوگی۔ اکثر مبلغین و کارکنان سلسلہ احمدیہ نے تجربہ کیا ہے۔ آپ بھی ضرور تجربہ کریں:

علہ دستی حار لائن موٹی کلائی کے لئے نکل کیس لعلہ رولڈ گولڈ للعلہ:
علہ " " " درمیانی کلائی " " لعلہ چاندی رولڈ گولڈ لعلہ
علہ " " " پتلی کلائی " " " "
علہ جیبی مدس جوئل للعہ دار جوئل لعلہ ریڈیم کا ایک روپیہ زیادہ
ٹائم پیس بیک الارم بہت اعلےٰ ہے۔ کم قیمت گھڑیاں بغیر گارنٹی شدہ بھیجینگے

المشتہر:۔ حافظ سخاوت علی پروپرائٹر احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور۔ یوپی:

---

صرف ایک دفعہ تین سو روپیہ لاگت لگا کر

## ایک سو روپیہ ماہوار منافعہ حاصل کیجئے

ہمارا آہنی خراس (بیل چکی) لگا کر چھ روپے روزانہ آمدنی اور خرچ نکال کر خالص منافعہ یکصد روپیہ ماہوار رہیگا۔ خراس کے حالات اور تخمینہ و دیگر مشینری کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے:

ایم۔ اے۔ رشید۔ اینڈ سنز۔ بٹالہ (پنجاب)

---

**الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے**

# سادھنا اوشدھالے - ڈھاکہ

( مالک جگیش چندر گھوش )

ایم - اے - ایف - سی - ایس - (لندن)

## کیمسٹری کا سابق پروفیسر بھاگلپور کالج

**(۱) مکردھوج** (سورنہ سندور) خالص سونے سے بنا ہوا

قیمت فی تولہ چار روپیہ

یہ نہایت اعلیٰ و مجرب دوا ہے - جس کو مختلف امراض میں مناسب بدرقہ و استعمال کی ترکیب بدل کرنے سے کیسی ہی بیماری ہو - آرام ہو جاتا ہے - سونا - پارہ وغیرہ سے ترکیب دے کر ہم لوگوں نے نہایت محنت و جان فشانی سے تیار کیا ہے ؛

**(۲) خالص چین پیراش** :- فی سیر تین روپیہ

یہ دوا بنارسی املی - نیلوچس وغیرہ سے بنایا ہوا ہے - عجیب دوا ہے - کھانسی - زکام - دق - اور بہت سی بیماریاں شفا دیتا ہے - درد سر - کمزوریٔ دماغ کو دفع کرتا ہے - میہ پر میہ کو دفع کرتا ہے - قوت حافظہ کو ترقی دیتا ہے اور جسم کو موٹا اور مضبوط بناتا ہے ؛

**(۳) سربوزر بٹی**

(ہر قسم کے بخار یعنے تپ کی نہایت مفید دوا ہے)

ہر قسم کے بخار کو ۲۴ گھنٹہ کے اندر دفع کرتا ہے - اس دوا کے استعمال سے - نیا - پرانا - چوتھیہ - تجاری - جاڑہ بخار - ملیریا - انفلوئنزا - وار فیور - ڈینگو - کالا زر - کونین سے پیدا ہوا بخار - ورم طحال - (سپلیا) ورم جگر - نمونیا - دق - یرقان - زردی چہرہ - خون کی کمی - یعنی ہر قسم کے بخار خصوصاً کالا زر کو بالکل دفع کر دیتا ہے - فی الواقع اس قسم کی دوا آج تک ایجاد نہیں ہوئی ؛

**(۴) وشن سنسکار چورن** - فی ڈبیہ تین آنہ ؛

تین ڈبیہ ۸ر چھ ڈبیہ ۱۵ر آنے - درجن ایک روپیہ بارہ آنہ

یہ ایک عجیب قسم کا مجرب منجن ہے - دانت کی ہر قسم کی بیماری کو دفع کرتا ہے - اس دوا کو باقاعدہ استعمال کرنے سے دانت کا ہلنا - مسوڑوں کا پھولنا - دانت کا گھسنا - گھٹ جانا - میلہ ہونا - خون گرنا - پیپ نکلنا - کیڑا لگنا - درد کرنا - غرضکہ دانتوں کے سب قسم کی بیماری کو دفع کرتا ہے - ایک ڈبیہ بہت دن تک استعمال کر سکتے ہیں ؛

**(۵) چرمورو گاٹنگ**

فی ڈبیہ ۵ر آنہ - تین ڈبیہ ۱۳ر آنہ - چھ ڈبیہ ڈیڑھ روپیہ - ایک درجن دو روپیہ چودہ آنہ ؛

یہ دوا زخم - گھاؤ کے لئے نہایت مفید مرہم ہے - اس کے استعمال سے زخم - کھجلی - منہ کے داغ - آتشک کا زخم - یہ سب بیماریاں بغیر تکلیف کے دو دن کے اندر جاتی رہتی ہیں - اس کے استعمال سے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی - اگر آرام نہ ہو - تو قیمت واپس کر دونگا ؛

استعمال کا طریقہ :- پہلے زخم کو صابون سے دھولو - اس کے بعد یہ دوا لگا کر اس جگہ کو کپڑہ سے چھپا رکھو ؛

**(۶) دوہ ردھر**

فی ڈبیہ ۵ر آنہ - تین ڈبیہ ۱۲ر آنہ - چھ ڈبیہ ایک روپیہ آٹھ آنہ - درجن دو روپیہ چودہ آنہ ؛

ہر قسم کی داد کو چوبیس گھنٹہ کے اندر آرام کر دیتا ہے استعمال میں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی - یہ ایک مجرب دوا ہے - اس سے بہت لوگ آرام پا چکے ہیں - اگر آرام نہ ہو - تو قیمت واپس ملتا ہے ؛

استعمال کا طریقہ :- جس جگہ دوا لگانا ہو - اس کو کھجلا کر صابون سے دھولو - پس دوا کو مالش کرو ؛

**(۷) لشمنت کوشاما کورس**

ایک ہفتہ کی خوراک تین روپیہ - چار ہفتہ کے دس روپیہ -

سلس البول (بہومترد - یعنے بار بار پیشاب آنا)

جو شخص اس موذی مرض میں مبتلا ہے - اس کو یقین دلاتا ہوں - کہ وہ اگر اس عرق کو استعمال کرے - تو اس کو ضرور فائدہ ہوگا - اور پوری طرح سے آرام ہو جائیگا - اگر آرام نہ ہو - تو قیمت ضرور واپس کر دونگا ؛

استعمال کا طریقہ - جوان آدمی ایک داغ - بچوں کو نصف داغ - دن میں تین بار - تھوڑا پانی ملا کر پیا کرے ؛

اگر بخار رہے - تو دودھ نہ پینا - اگر بخار نہ رہے - تو کچھ پرہیز نہیں ؛

**(۸) ساری بادی سالسہ**

قیمت ایک شیشی ۱۲ر آنہ - تین شیشی دو روپیہ - چھ شیشی تین روپیہ بارہ آنے - درجن سات روپیہ ؛

یہ ایک عجیب مجرب دوا ہے - خون کو صاف اور تازہ کرتا ہے - گرمی - زہر کی تاثیر اور خون کی خرابی کو دفع کرتا ہے - عورتوں کے بچہ پیدا ہونے کے بعد کمزوری - سیلان رحم - میہ پر میہ اور ہر قسم کی مرض کو دفع کرتا ہے - جاڑا - گرمی - برسات ہر وقت استعمال کر سکتے ہیں - اس قسم کے سالسہ آج تک ایجاد نہیں ہوا ہے - صبح شام تھوڑا پانی ملا کر جوان کے لئے ایک داغ - بچوں کے لئے آدھا داغ - کسی چیز کا پرہیز نہیں ہے ؛

**(۹) کوسٹو شدی بٹی**

۱۶ عدد بٹی ایک روپیہ - ۵۰ بٹی دو روپیہ بارہ آنہ ؛

یہ دوا نہایت خوش ذائقہ ہے - قوت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے - معدہ کو صاف کر کے قوت دیتا ہے - بغیر تکلیف صبح کو خاصہ پاخانہ ہوتا ہے ؛

استعمال کا طریقہ :- رات کو سونے کے آگے تھوڑا پانی ملا کر جوان آدمی ایک بٹی اور بچے آدھا بٹی پیا کرے ؛

**کنتول کوشوم تیل**

دماغ کو راحت دینے والا اور بال بڑھانے والا خوشبودار تیل

یہ خوشبودار تیل دماغ کو ٹھنڈا رکھنے کے لئے بے مثل ہے دماغی کمزوری کو دور کرتے ہوئے ہمیشہ دل کو خوش اور دماغ کو ٹھنڈا رکھتا ہے - ہر وقت سر کا بال سفید ہو جانا اور گنجہ (ٹاک) ہا نے اور کم عمر میں سر کا بال کا گر جانا - سر کا درد - دوران سر - دماغی اور دلی کمزوری اور کان میں شوں شوں کی آواز - نظر نہ آنا - وغیرہ ہر قسم کے جسمانی مرض سے نجات اس کے استعمال سے ہوتی ہے ؛

جو لوگ اپنے بال سیاہ اور نہایت سیاہ کرنے کے خواہشمند ہیں - اُن کو چاہیئے - کہ اس قسم تیل کا استعمال شروع کر دیں - یہ جیسے فائدہ میں لاثانی ہے - اسی طرح اس کی خوشبو بھی آپ کے دل کو خوش رکھیگی ؛

اس تیل کا استعمال :- طلباء - بچوں (مدرسین) وکیل مختار منصف وغیرہ دماغی محنت کرنے والے اصحاب اور بابو والے اصحاب - کو خاص طور پر استعمال کرنا چاہئے آج کل ہر جگہ تیل کی بھر مار ہے - راستوں - بازاروں میں اشتہار دیئے جاتے ہیں - مگر اس نوع کا خوشبودار تیل ملنا ناممکن نہیں - تو مشکل ضرور ہے ؛

یہ ناریل کے تیل :- تیل کے تیل اور کاسٹر آئل صاف کردہ کے ساتھ مشہور آیورویدک طریقے کے ہیم ساگر تیل کی طرح تیار کیا جاتا ہے - خوشبوئے ہے - کھلا ہوا گلاب و بیلا اور جوہی اور حسن حنا اس میں ملایا جاتا ہے ؛

قیمت فی شیشی ۱۲ر آنہ - تین شیشیاں دو روپیہ - پانچ شیشی تین روپیہ بارہ آنہ - درجن سات روپیہ چار آنہ - گروس ۸۰ اسی روپیہ ؛

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— انڈین ڈیلی میل راوی ہے۔ کہ گول میز کانفرنس میں ہندوستانی وفد کے رئیس مسٹر شاستری ہونگے۔

—— سنڈے ٹائمز اس خبر کا ذمہ وار ہے۔ کہ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ گول میز کانفرنس کے صدر ہونگے۔ مارننگ پوسٹ کا خیال ہے۔ کہ لارڈ سینکے صدر ہونگے۔ مسٹر لائڈ جارج کا بھی بعض حلقوں میں نام لیا جاتا ہے۔

—— جالندھر کے ڈپٹی کمشنر خان بہادر عبدالعزیز صاحب گول میز کانفرنس میں سرکاری نمائندگی کرنے والے وفد کے ایک رکن مقرر ہوئے ہیں۔ اسی طرح ڈاکٹر شفاعت احمد خان صاحب کو جن کا نام پہلے فہرست نمائندگان میں نہ تھا۔ وائسرائے نے گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے دعوت نامہ ارسال کیا ہے۔

—— کابل سے آنے والے مسافروں نے ۱۶ ستمبر کو پشاور میں بیان کیا۔ کہ کوہ دامن میں باغیوں کی سرکوبی پوری سرگرمی سے کی جا رہی ہے۔ باغیوں کا ایک گروہ گرفتار کیا گیا ہے جس میں بچہ سقہ کا باپ بھی شامل ہے۔ اسے ارک میں قید کر دیا گیا ہے۔

—— شملہ سے ۱۶ ستمبر کو ایک اعلان شائع کیا گیا ہے۔ جو ظاہر کرتا ہے۔ کہ وادی کرم میں بالکل امن و امان ہو چکا ہے۔ اور اب کوئی خطرہ باقی نہیں۔ وائسرائے نے چیف کمشنر کے نام ایک پیغام ارسال کیا ہے جس میں تمام ان لوگوں کا جنہوں نے قیام امن میں مدد دی شکریہ ادا کیا ہے۔ وادی کرم کے باشندوں کو ایک سال کا مالیہ معاف کر دیا ہے۔ اور کرم ملیشیا کے تمام آدمیوں کو ایک ماہ کی تنخواہ انعام میں دی گئی ہے۔ مقتولین کے ورثا اور مجروحین کو معقول پنشنیں دی گئی ہیں۔ اور انعام و اکرام میں نہایت فیاضی سے کام لیا گیا ہے۔ [illegible]

—— پشاور کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ۱۵ ستمبر کو علاقہ غیر کے سات ڈاکوؤں نے پشاور اور چارسدہ کے درمیان دریا کے پل پر ٹانگوں اور موٹروں کو روک کر بیس فائر کئے۔ اور مسافروں سے ریوالور چھین لئے۔ ایک مسافر نے ریوالور کی گولی سے ڈاکوؤں کے سرغنہ کو ہلاک کر دیا۔

—— نیویارک میں یہ شکایت عام ہے۔ کہ وہاں مجسٹریٹی کے عہدوں پر ان لوگوں کو تعینات کیا جاتا ہے۔ جو زیادہ سے زیادہ رشوت دیں۔ چنانچہ تحقیقات پر معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کے لئے دو ہزار سے چھ ہزار پونڈ تک بھی رشوت دی گئی ہے۔

—— برلن سے ۱۴ ستمبر کی ایک اطلاع ہے۔ کہ انتخابات کے خاتمہ پر حریف پارٹیوں میں سخت لڑائی ہوئی۔ بندوقوں سے فائر کئے گئے۔ تیزاب اور بوتلوں کی بارش ایک دوسرے پر کی گئی دو شخص ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔ چار سو گرفتاریاں عمل میں آئیں۔

—— شملہ سے ۱۵ ستمبر کو سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۱۲ ستمبر کو گلاؤٹھی ضلع بلند شہر میں خوفناک فساد ہو گیا پولیس نے کانگریس کا ایک جلسہ روک دیا۔ اس پر ہجوم نے تھانہ پر حملہ کیا۔ اور سب انسپکٹر کو لاٹھیوں کی ضربات سے ہلاک کر دیا دو سپاہی سخت مجروح ہوئے۔ پولیس نے گولی چلائی جس سے تین آدمی ہلاک اور پانچ سخت زخمی ہوئے جن میں سے دو بعد میں مر گئے۔ کانگریس کے عقیدہ اور عمل میں یہ تفاوت نہایت حیرت انگیز ہے۔

—— طہران سے ۱۳ ستمبر کی ایک خبر ہے۔ کہ اسی ایرانی طلباء کی ایک جماعت تعلیم کے لئے یورپ روانہ ہو چکی ہے۔

—— چند روز ہوئے۔ ضلع کچہری لاہور کے دو کارکن جعلی بل بنانے کے الزام میں گرفتار ہوئے تھے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ خزانہ کے ڈبل لاک سے پانچ ہزار روپیہ کے پوسٹل ٹکٹ غائب ہیں۔ ملزم سب کے سب ہندو ہیں۔

—— امرتسر سے ۱۶ ستمبر کی ایک خبر ہے۔ کہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب غزنوی کو کانگریس کمیٹی کا صدر ہونے کی وجہ سے گرفتار کر لیا گیا۔ حالانکہ آپ مدت ہوئی۔ استعفا دے چکے ہیں۔ حکومت کو چاہیئے۔ مقدمہ واپس لے لے۔

—— انگورہ سے ۱۵ ستمبر کی ایک اطلاع ہے۔ کہ ترکی افواج نے کردوں کے تمام باغی قبائل کے رہنماؤں کو نیست و نابود کر دیا ہے۔ مفروروں کی تلاش ہو رہی ہے۔ گویا بغاوت فرو ہو گئی ہے۔

—— کراچی سے ۱۶ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ گذشتہ شب سٹی پولیس سٹیشن پر بم پھینکا گیا جس سے تھانہ کے ایک حصہ کی چھت اڑ گئی۔ نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔

—— صوبہ پنجاب کی پولیس ایڈمنسٹریشن رپورٹ بابت سال ۱۹۲۹ء مظہر ہے۔ کہ اس سال قتل کی ۹۷۶ وارداتیں ہوئیں۔ گذشتہ سال یہ تعداد ۷۶۶ تھی۔ گویا کمی کی بجائے کچھ اضافہ ہی ہوا ہے۔

—— کلکتہ میں ۲۴ جون سے لیکر ۱۰ ستمبر تک سول نافرمانی کی تحریک کے سلسلہ میں ۳۷ عورتوں کو مختلف میعاد کی سزائیں دی جا چکی ہیں۔ کانگریسیوں کو ڈوب مرنا چاہیئے۔ کہ وہ عورتوں کو آگے کر کے فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

—— شملہ سے ۱۵ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ اس ہفتہ میں وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے اجلاس روزانہ ہوا کرینگے۔ تا سائمن رپورٹ پر بحث کو ختم کیا جا سکے۔

—— الہ آباد سے ۱۶ ستمبر کی ایک خبر ظاہر کرتی ہے کہ کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس اکتوبر میں بمقام لکھنؤ ہوگا۔ مفتی کفایت اللہ صدر نامزاد جمعیۃ العلماء ہند بھی ورکنگ کمیٹی کے ممبر نامزد ہوئے ہیں۔

—— دہلی سے ۲۰ میل پر ایک گاؤں بوانا ہے جہاں کانگریس نے عدم ادائے محاصل کا مرکز قائم کر رکھا ہے۔ ڈاکوؤں نے حملہ کیا۔ اہل دیہہ اُن کی آمد کی خبر سنکر گھروں سے نکل بھاگے۔ اور گاؤں آدمیوں سے خالی ہو گیا۔ ڈاکوؤں نے پوری آزادی سے دوکانوں اور مکانوں کو لوٹا۔ عورتیں جو گھروں میں رہ گئیں۔ ان کے زیورات بھی اتروا لئے۔ ایک دیہاتی نے مقابلہ کیا۔ مگر مارا گیا۔ یہ ہے۔ کانگریسیوں کی جرأت و مردانگی کا حال کہ عورتوں کو ڈاکوؤں کے حوالے کر کے گھروں سے بھاگ گئے۔

—— افغان قونصل جنرل متعینہ ہند نے شملہ سے ۱۴ ستمبر کو اعلان کے ذریعہ اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ سرحد افغانستان پر قبائل جاجی اور خوست میں جنگ ہو رہی ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ افغانستان کے طول و عرض میں بالکل امن و امان ہے۔

—— لنڈن سے ۷ نومبر کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ برطانیہ میں بیروزگاروں کی تعداد میں ایک ہفتہ کے عرصہ میں ۲۷،۹۱۷ کا اضافہ ہوا ہے۔ گویا اب بیکاروں کی تعداد اکیس لاکھ ہو گئی ہے۔

—— شملہ سے ۱۷ ستمبر کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت ہند کے دفاتر ۲۵ اکتوبر کو شملہ میں بند ہونگے۔ اور ۲۷ کو دہلی میں کھلیں گے۔

—— لنڈن سے ۱۶ ستمبر کی خبر ہے۔ کہ سر جان سائمن امریکہ سے واپس آ گئے ہیں۔ آپ نے رائٹر کے نمائندے سے کہا۔ کہ امریکہ اور کنیڈا کے باشندوں کو ہندوستان کے مسئلہ میں بے حد دلچسپی ہے۔

—— ورانہ سے ۱۵ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ گذشتہ شام ایک پبلک جلسہ میں بم پھینکا گیا۔ اور ریوالور سے گولیاں چلائی گئیں دو اشخاص ہلاک اور گیارہ زخمی ہوئے۔ زخمیوں میں ۵ پولیس کنسٹیبل ہیں کئی لوگ گھوڑ سوار پولیس کے پاؤں تلے کچلے گئے۔

—— کلکتہ میں حال ہی میں بم سازی کا جو کارخانہ دریافت ہوا ہے اس میں سے بم سازی کے سامان کے علاوہ تمام تھانوں کے نقشے بھی برآمد ہوئے ہیں۔

—— دہلی میں ۱۷ ستمبر کو ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی اور ستیہ آگرہ آشرم کو خلاف قانون قرار دے دیا گیا ہے۔ پولیس نے ان کے دفتروں کی تلاشی لی۔ اور ۱۵۰ والنٹیروں کو گرفتار کر لیا گیا۔

—— شیخوپورہ سے ۱۶ ستمبر کی ایک اطلاع ہے۔ کہ حکومت نے لگان اراضی کو دس روپے چار آنہ کی بجائے دس روپے آٹھ آنہ فی گھماؤں کر دیا ہے۔ کانگریسیوں کی فتنہ انگیزی غریب اور مفلس زمینداروں کے لئے باعث نقصان ثابت ہو رہی ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر الفضل کیلئے قادیان سے شائع کیا۔